

ان من الشعر حكمة وامن البيان لسان

الحمد لله الذي انعم علينا بغير ذنوبنا
 دقایق گاه حضرت الحاج خطیب قادرا و شاه صابا و شاه رئیس و انباری نور الله مرقدہ

CHECKED

CHECKED 1995



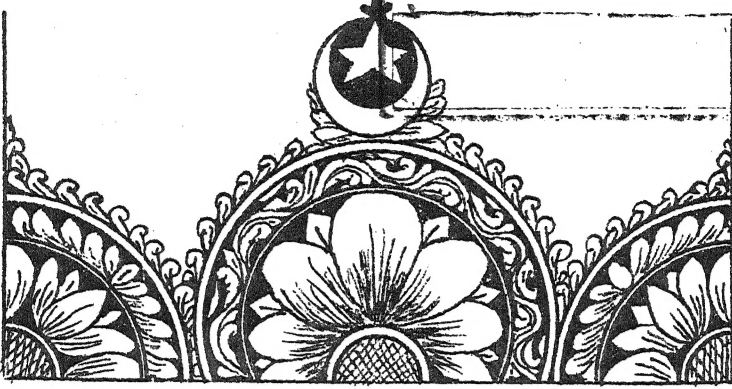
Checked
1987

با اهتمام خاکسار خطیب محمد عبدالعزیز خان الله له فز و الله صنف مرحوم و مغفور

نمبر کوچه گنجینه کتب

س ۱۹۲۴

در مطبعه دارالکتاب و المطبعه مطبوعه



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہوا ہوں بلبل شیدا ریاض محمد بجاں کا
 لکھو گرو صفاک ذرہ بھی سکے مہر حساں کا
 ہے واجب گرجہ پہر ممکن چہرہ اس ذاتِ اربعہ کی
 لہو رومار با عشق لب رنگین حضرت میں
 مثال صبح صادق دین اسکے ہوا روشن
 رہیں جبے زباں مدحت میں سخن شفاعت کے
 ولے آل و اصحاب محمد جان دیتی ہے
 کدور گردولی کی پاک ہوا آئینہ دل سے
 ہر چشم تصور سے ہوا ہے شوق نظارہ

بھرا کرتے ہیں حوران جنان م میسرا حاکر کا
 دکھا دھنچہ تحریر جلوہ مشرق ستاں کا
 مگر اس عالم امکاں میں ہے کون ایسے امکاں کا
 اتارا پانی آنکھوں کے مری لعل بخشاں کا
 وگرنہ اور ہی عالم تھا عالم کے شبستاں کا
 خطر کیا کشتی امت کو ہو محشر کے طوفاں کا
 نہ کیوں دم انکی الفت کا بھر بہر دم مسلمان کا
 نظریہ اہو جلوہ صاف یکتا الی جاناں کا
 ارے کیا شوق مخبوں میر و محبت کے بیاباں کا

پس دن کیونکر روح کو ہوا چاہے قالب کی ہمیشہ مصر میں بھی دھیان تھا یوسف کو نجاں کا

رسالی طبع موزوں کو عطا ہوا سقد ریا رب
کلام پاوشہ مطبوع ہو ہر اک سخندان کا

مشتاق ہوں میں اسلئے حسن و جمال کا
یوں ہی جو ذوق و شوق ہوا اسکے صال کا
فختر میرے غیب و شہادت کا ہے وہی
بے انتہا دئے ہیں ہمیں اُسے نعمتیں
ایسے نبی کا ہکو بنا یا ہے امتی
تھا وہ بشر مگر نہ ہمارے ساتھ ابشر
ساری فضیلتوں کا تھا جامع وہ شاہ دیں
کر دیگا سرو آتش عصیاں تو کیا عجب

ہے نام خود جمیل مرے ذوالجلال کا
چرچا ہر ایک حال میں ہو سیر قال کا
میں مقصد نجوم کا ہوں اور نہ فال کا
محتاج اسکا لطف نہیں ہے سوال کا
پیدا کیا کسی کو نہ جسکی مثال کا
گوہر کے رد و نہیں رتبہ سفال کا
باقی رہا نہ ایک بھی درجہ کمال کا
سیری جبین پہ ہے جو عرق نفعال کا

مشغول حمد و نعت میں اے پاوشہ ہو
زیور یہی ہے شاہِ علم و کمال کا

نہیں جز نعت بنی لطف ہے گویائی کا
دیکھے عالم جو تیرے روضہ کے زیبائی کا
غافل و شوق پیر کو سمجھتے کیا ہو
آنکھ سے دیکھ لیا روضہ حضرت میں نے

سب بہتر ہے یہ موقع سخن آرائی کا
عمر بھر دل ہے حیرت میں تماشائی کا
پہلا زینہ ہے یہی حق کی شناسائی کا
مدعا ہو گیا حاصل مری بینائی کا

پھر مدینہ میں دوبارہ مجھے بلوایے
 عشق لیلیٰ ہے وہاں عشق پیر ہے یہاں
 سجدہ گر غیر خدا کیلئے جائز ہوتا
 رشک ہر وقت کیا کرتی تھیں نسوان قریش
 حشر تک عشق پیر ہے رفیق دل و جاں
 ہوگی توحید پہ کس طرح سے غالب تثلیث
 شاعر و تمکوان اشعار سے کیا نفع ملے

یا نبی اب نہیں یا راہے شکیبائی کا
 قیس کس طرح ہو ہمسر ترے سودائی کا
 فخر کرتا میں ترے در کی جبین سائی کا
 تھا مقدر میں حلیمہ کے شرف دائی کا
 گور میں بھی مجھے کچھ غم نہیں تنہائی کا
 ادعا ہے یہ غلط مذہب عیسائی کا
 عشق فرضی میں نہیں نام ہے سچائی کا

بادشہ نزع میں تم کلہ طیب پڑھ لو
 کھو نہ بیٹھو کہیں قابو ہے یہ دانائی کا

اکرتا ہوں رقم و صف رخ سرور دیں کا
 مسجود ملا یک سوئے آدم تو عجب کیا
 محبوب زلیخا وہ یہ محبوب الہی
 کیا کھوئی ضلالت دل کفار کی تونے
 کیسا بھی وہ عاصی ہو مگر وقت شفاعت
 بہتر مجھے شاہی سے ہے اس کی گدائی
 اسلام میں اور کفر میں بس فرق یہی ہے

عالم مے قرطاس پہ ہے ماہ مبین کا
 تھا نور بنی نور جو تھا ان کی جبین کا
 یوسف کو ہے اعزاز کہاں بس شمع دیں کا
 دوزخ کو بنایا ہے چمن خلد بریں کا
 نکلے نہ کبھی منہ سے ترے لفظ نہیں کا
 خواہاں ہوں میں افسر کا نہ مشتاق نگین کا
 اظلمت و ضلالت کی ہے یہ نور یقین کا

اسی بادشہ ہچچاں وصف پیر

<p>کیا باعث فرحت ہے مری جانِ زین کا</p>	<p>یا نبی جلوہ دکھا دو عارض پر نور کا عاصیو در مان کرو تم جرم کے ناسور کا وصف لکھتا ہوں نبی کے حسن کا کیا عجب سائے ہوشیاروں کو قربان کچھ مست شوق شیرب اور ہے خوف سفر کچھ اور ہے رازیں کا حق ہی جانے حق مگر کہتے ہیں ہم کیا مصفا سنجیدی ہے جسکے وصف کو جب شفاعت کی تمھاری دہوم محشر میں شاعر و لشد فرضی عشق بازی چھوڑ دو عشق جو سچا ہے مثل روز روشن سجھایاں</p>
<p>آستانِ مصطفیٰ کا ہوں گدا ای باؤ شاہ میرے آگے کیا ہے رتبہ قصیر و مغفور کا</p>	<p>ہوں شیفتہ لقاء رسالت مآب کا یاد آ رہا ہے وہ گل عارض جناب کا نشہ مجھ کو عشق نبی کے شراب کا جرم و گناہ میرے بھلا کس حساب میں</p>
<p>جلوہ ہے داغ دل میں مرے آفتاب کا آنسو کو میرے آج ہے رتبہ گلاب کا عالم ہے منکر و نکر دلوں پر کباب کا میں ہوں غلام شافع یوم الحساب کا</p>	

نوبت زوال کفر کی پھنچی کہاں کہاں
سیلاب پارہ پارہ ہو غیرتے کیا عجب
ہم کسکے استی ہیں اسی دوزخ تو غور کر
شیریں ہوا ہے چاہ انس کا وہ آب شور
افسوس بحر حرص دہوا میں ہیں غرق ہم

ڈنکا بجا ہے دین کج جب عذاب کا
ہجر نبی میں ہے وہ سماں اضطراب کا
وہ اور ہونگے خوف ہو جنکو عذاب کا
ادنیٰ سایہ اثر تھا نبی کے لعاب کا
ہے زندگی ہماری نمونہ حباب کا

لکھ میں آئیں اور لکھیں شوخیہ غزل
اسی پاوشہ یہ کام نہیں کا

عشق رخ سرور ہے جو ماوا میرے دل کا
ذکر لب معجز ہے سچا میرے دل کا
کیونکر نہ مٹے حشر میں دھڑکا میرے دل کا
جا پہنچوں مدینہ ہے ارادہ میرے دل کا
عالم ہے ہر اک ل سے زلا میرے دل کا
اک حمد الہی ہے دگر نعت نبی ہے
رویا میں بھی دیکھا نہیں میں نے رخ احمد
پروانہ یہ دنیا کی ہو اسی شمع رسالت
سر سبز ہے دل میں جو تیرا نخل محبت

ہے غیرت خورشید تجلا میرے دل کا
زندہ ہونہ کس طرح یہ مردہ میرے دل کا
ہے نام پیر جو طیف میرے دل کا
ہر دم ہے تقاضا یہی میرے دل کا
جز نعت نبی دل نہیں لگتا میرے دل کا
وہ راحت جاں ہے یہ سہارا میرے دل کا
ہے ہے ابھی سوتا ہے نصیب میرے دل کا
ہو جائے فدا تجھ پہ تنگ میرے دل کا
مشر میں ملیگا مجھے ثمرہ میرے دل کا

عصیاں سے بچا پاوشہ بیچداں کو

<p>اب تو ہی نگہباز ہے خدا یا میرے دل کا</p>	<p>گرنہ دیدار نبی مجھ کو لے رضواں ہوگا شاد و خرم ترے عارض سے مسلمان ہوگا شمع پر ہوتا ہے پروانہ فدا عالم میں لب جان بخش سے پڑ جائے اگر تیرا لب اسلئے خلد میں حاجت نہیں مہر دم کی لب نگیں کے تصور میں ہے آنسو جاری تیرے ہونیسے ہی سب کچھ یہ ہوا ہے ورنہ تیرے رخسار مصفا کا اگر وصف کہوں</p>
<p>باوشہ عشق ہے اس مہر رسالت کا تجھے دل نہ اک ذرہ قیامت میں ہر اسان کا</p>	<p>کسی سے وصف شاہ انبیا کا ہو نہیں سکتا رخِ حضرت سے اسی شمس و قمر تشبیہ کیونکر دوں تن اقدس پہ زیبا خلعت ختم رسالت ہے تختاری قدر و عزت کا مدارج کا مراتب کا یہاں محبوب حق ہے اور وہاں حبِ غفلت ہاں دلالتِ خوف کیوں ہو دعو غلطو تم روزِ محشر کا</p>
<p>کبھی قطرہ کے منہ سے وصف دیا ہو نہیں سکتا کرو تم لاکھ بھی منت یہ صلا ہو نہیں سکتا قسم حق کی قیامت تک بھی تم سا ہو نہیں سکتا بحر اللہ کے کوئی شناسا ہو نہیں سکتا مدینے کے کبھی فردوس اچھا ہو نہیں سکتا شفیع المذنبین کیا اپنا ملجا ہو نہیں سکتا</p>	

بتوں پر سب خدا ہیں میں فلا اپنے پیسیر پر
نبی کے عاشقوں سے قیس ہمسر ہو یہ بیجا ہے
ملائے خاک میری بعد مردن خاک طیبہ سے

کسی کا میر دل پر کچھ اجارا ہو نہیں سکتا
خذف پارہ کسی دن درکیتا ہو نہیں سکتا
صبا کیا تجھ سے اتنا کام میرا ہو نہیں سکتا

ہے انکی اک نگاہ لطف کافی با و شہ مجھ کو
جو ادنیٰ اُمّی ہو کیا میں علی ہو نہیں سکتا

ترے روضہ پر دوبارہ جو مرقار ہوتا
میں مدنیہ جا کے آیا مرا مدعا نہ پایا
ترمی دید خواب میں بھی نہوی تجھے میسر
کیا خاتم الرسالت تجھے خالق جہاں نے
کبھی آشکار ہوتی نہ خدا کی یہ خدائی
مری آنکھ کیوں نہ سمجھے اسے سرمہ جو ہر
میں درو و پڑھ کے ہر دم تر نام لے رہا ہوں
ترمی ہجر کی مصیبت نہ اگر مجھے ستائی
مجھے ہو یقین اس دم ترے در پہ ہو رسائی
دم گریہ وصف کرتا جو ترا اسی بحر خوبی
ترمی اک نظر جو پڑتی اسی صحاب لطف رحمت
نہ ہے اگر وہاں تو مجھے خلد ہے بیاباں

مری جان صدقہ ہوتی مرادل نثار ہوتا
نہ تھے یہ نصیب میر کہ وہاں مزار ہوتا
مرا بخت خفتہ شاید نہیں ہوشیار ہوتا
تو نبی جہاں میں کیونکر کوئی زمینہار ہوتا
نہ ترا وجود اطہر اگر آشکار ہوتا
ترے گور کا میر جو مجھے عبا رہوتا
یہ لحاظ میں نہ کرتا تو تصور وار ہوتا
کبھی غمزدہ نہ ہوتا نہ تو بقصر ار ہوتا
مری زلیت کا اگر کچھ مجھے اعتبار ہوتا
مرا شک قطرہ قطرہ در شاہوار ہوتا
مرا گلشن مقاصد ابھی پر بہار ہوتا
گل تر ہر اک ہاں کامے حق میں خار ہوتا

یہی فخر بادشہ کو دم باز پرس بس تھا
ترے خادموں میں شاما جو مر شمار تو تھا

گویا ہے اسی پیمبر ہر جا ظہور تیرا
جاؤ شہم جو دیکھیں روز نشور تیرا
پائینگے حسن کیونکر غلمان و حور تیرا
لطف و کرم انہیں پر ہو گا و نور تیرا
اور فے گیا ہے بیشک ثرودہ زبور تیرا
رتبہ رقم کروں کیا میں اسی حضور تیرا
رکھتا ہے عشق دل میں ہر اک ضرور تیرا
معراج گہ زمین پر تھا کوہ طور تیرا
ہو گا زہر امت دل ناصبور تیرا

دین متیں ہے پھیلا نردیک و دور تیرا
کفار و مشرکین سب پچھتا ئینگے سراسر
قدرت ہے وہ خدا کی یہ فضل ہے خدا کا
فعلی رضائی قوی سنت کے ہیں جو پیرو
ہیں صاف تر مبشر توریت اور انجیل
تو خاتم الرسل ہے سردار دو جہاں ہے
شیدانہ ہو جو تیرا مومن وہ کس طرح ہو
تھا عشق ربی موسیٰ معراج گاہ احمد
دوزخ سے تو چھڑا کر جنت میں دکھائے

اسی بادشہ شفیع محشر نبی ہے اپنا
کیا غم ہے گر ہے بید جرم و قصور تیرا

کون ملاح نہیں صاحب ایماں تیرا
عشق خود رکھتا ہے جب حضرت رحماں تیرا
حد نہیں میری کوئی اور نہ پایاں تیرا
اک سیلہ ہیں بس بدن کے سلطان تیرا

یابنی کس کے نہیں دل میں ہے اراں تیرا
کون ہوں کیا ہوں کروں عشق کا دعویٰ کیونکر
حمد سے نعت یہی کہتی رہی صبح و سا
عاصیاں حشر میں یوں تجھ کو پکارا ٹھیں گے

کسر ثناں اسکی ہے کسریٰ سوا اگر نسبت دو
وقف سب کچھ ہے یہ تیرے لئے اے عشق نبی
کیوں سکند بھی نہ ششدر ہو صفحہ سے
مصر میں اس لئے کہلا یا عزیز عالم
نا رگزار بھلا کیوں مہولے ابراہیم
فخر کرتے ہیں رسالت معلیٰ پہ تیری
بلبل باغ مدینہ ہوں مجھے کیا پروا

وقت رکھتا ہے دار پہ بھی درباں تیرا
جسم تیرا ہے بجا نقد دل و حباں تیرا
آئینہ رہتا ہے ہر آئینہ حیراں تیرا
نور رکھتا تھا جبیں پر مہ کنعاں تیرا
نور سے کسکے تھا عارض یہ دُشیاں تیرا
یابی تجھ پہ ہر ک صفت نازاں تیرا
ہو مبارک تجھے رضواں یہ گلستاں تیرا

بادِ شمش کو نہیں کوئین میں کچھ خوف ہراس
خشر میں ماتمہ مرا در ہے دا ماں تیرا

حجمہ سے رقم جو وصف شہ انبیاء ہوا
پیر تو لگن جو عشق حبیب خدا ہوا
میں دل سے آستان نبی گدا ہوا
جامع ہے تو جمیع فضائل کا یا نبی
تیری نظر نے کر دیا درہ کو آفتاب
تیرے سحاب فیض و ہدایت کا طیفیل
اکرتا ہے قصد بلدہ طیبہ جو دل مرا

ہر ایک حرف قابل صل علی ہوا
دل میرا گویا آئینہ حق بنا ہوا
نام اپنا باوشہ جو ہوا کیا بجا ہوا
تجھ سانہ دوسر میں کوئی دوسر ہوا
قطرہ ترے کرم سے در بے بہا ہوا
توحید کا ہے باغ جو پھولا پھلا ہوا
رتیلے شوق دو قدم آگے بڑھا ہوا

پیش خدا میں جاؤ لگا محشر میں بادشاہ

نعت بنی کا ماتھے میں دست لیا ہوا

حیدر آباد

ہجر احمد میں نہ پوچھو مجھ سے کیا جاتا رہا
وائے ناکامی پڑے ہیں منہ میں یوں ہم
عشق احمد نے مٹا یاد دل سے میرے عشق غیر
نکھت مشک گلاب اس راہ سے آتی رہی
ہم مدینہ تو گئے لیکن نہ اس جا مرٹے
لطف شوق دید میں ہے آنکھ میری مبتلا
شرق سے تاغوب جب ڈنکا بجا توحید کا
کہتے تھے روح الامیں وقت وفات مصطفیٰ
جب آنکھوں میں سمائی ہے مدینہ کی بہار

صبر و استقلال کا بھی حوصلہ جاتا رہا
سوئے طیبہ قافلہ پر قافلہ جاتا رہا
آشنا قایم رہا نا آشنا جاتا رہا
جس گلی جس سے شاہ انبیاء جاتا رہا
ہائے کیا پایا تھا ہم نے ہم سے کیا جاتا رہا
دیکھنا روضہ کا وہ صبح و مساجد جاتا رہا
زور کفر و شرک کا جاتا رہا جاتا رہا
لطف اس دنیا میں آنیکا جو تھا جاتا رہا
شوق و رضواں مجھے فردوس کل جاتا رہا

سچی سچی مدح گوئی کا ہے چرچا پاؤں شاہ
اب تو فرضی عشق بازی کا مزا جاتا رہا

رنگ نعت مصطفیٰ احبدم منایاں ہو گیا
تیرے غم میں جو مثال ابرگیاں ہو گیا
شوق دیدار پیہر جب رقم کرنے لگا
کعبہ میں پائی ہے میرے مردہ دل نے زندگی
دولت دین بنی نے دی وہ قدر و منزلت

ہر سخن میرا گل گلزار رضواں ہو گیا
واہ کیا سر سبز اسکا باغ ایساں ہو گیا
صفحہ قرطاس میرا نگہستان ہو گیا
آب زمزم مجھ کو گویا آب حیوان ہو گیا
دہریں ہر نورچہ شکل سلیمان ہو گیا

نوع انسان میں کیا خلاق نے پیدا مجھے بجائے نار جہنم سے مرصیان فساق فتح گویا ہو گئی سب دشمنان دین پر مہر کے آگے نہیں حطرح انجم کی ضیا	اشرف المخلوق جسے نام انسان ہو گیا سوز الفت تیرا انکے حق میں دریاں ہو گیا نفس سرکش پر اگر غالب سماں ہو گیا رتبہ یوں اگلے کتب کا پیش قرآن ہو گیا
--	---

میں جو سلطان رسل کے در کا ہوں ادنیٰ گدا
بادوشہ میرا تخلص مجھ کو نمایاں ہو گیا

ہے تیری حشر میں ادا د کیا کیا منادی تو نے کی توحید کی جب ہدایت سے ہوا معمور عالم بہار وحدت حق کا ہے جلوہ لکھا ہے میں نے وصف چشم سرور ہزاروں سیکڑوں امت میں تیری بنوت کس کو ہے جن ملک میں طیپ ہوں غمزدہ ہوں مضطرب دوبارہ جا کے جب پہنچوں اہلینہ	ہوے دوزخ سے ہم آزاد کیا کیا مٹایا کفر اور الحاد کیا کیا صلوات ہو گئی برباد کیا کیا ہے پھولا گلشن ایجا د کیا کیا ہے استادوں کا اسپر صا د کیا کیا ہوئے قطاب و راوتا د کیا کیا معزز ہے یہ آدم زاد کیا کیا تری فرقت کی ہے بیدا کیا کیا کرو گنا ناہ و سر یا د کیا کیا
--	--

میں مداح نبی ہوں بادوشہ آج
ملیگی شاعروں سے داد کیا کیا

اللہ اللہ حشر میں کس شان سے آئینگے آپ
کیسی بہر دی نوازش کس قدر امت پہ ہے
نور کے لیکر طبق وقت ولادت سب ملک
خوش نصیبی پر مری کیا اس سے بڑا کفر ہو
بیگماں حق کی طاعت ہے اطاعت آپ کی
اُسکو تھا معلوم یوں ہوگی ضلالت کا لعم
یا نبی ہے گلشن فردوس کو میرا سلام
ریشک رخ سے آپ کے خورشید ہو گا زرد و
جو مصدق آپ کے ہیں خوش رہیں گے حشر میں

رنگارمی مت عاصی کو دلو آئینگے آپ
اگر نہ ہو ہمراہ یہ جنت میں کب جائیں گے آپ
کہتے تھے اس ہر میں تشریف لائیں گے آپ
اگر دوبارہ پھر مجھے شرب میں بلوائیں گے آپ
گو یا فرمان آہی ہے جو فرمائیں گے آپ
ادریوں نور ہدایت اپنا چکائیں گے آپ
خاک کو میری مدینہ میں جو پہنچائیں گے آپ
پارہ پارہ ہو کر انگلی جو بتلائیں گے آپ
جو کذب ہیں دل ہی دل پتیا لیں گے آپ

پاک فرضی عشق سے ہے ہاوشہ کی شاعری
مجھ سے اسی رنگیں مزا جو لطف کیا پائیں گے آپ

شب مجروح ہے اسی اہل نظر آجکی رات
پہرہ غیب سے ہر وقت صدا آتی ہے
کیا کرے سدرہ سے پرواز پر روح ایس
سنگوں کیوں ہوں انجم یہی کہتا ابراق
اک تجلی سے ادھر طور یہ بخود تھے کلیم
خلق کین خالق عالم نے بہت سی راتیں

کس قدر رحمت حق کا ہے اثر آجکی رات
ہو مبارک امی مسافر یہ سفر آجکی رات
ہے پرے عرش کے حضرت کا گزرا جکی رات
پشت پر میری ہے اک شک فرا جکی رات
ہم کلامی ہوی خالق سے ادھر آجکی رات
رکھتی ہے ان میں مگر شان گرا جکی رات

حوریں جنت میں فلک پر یہ ملک کہتے ہیں
 قاجر سین او ادنیٰ کا جو کچھ تھا مفہوم
 نہ ملا ہے کسی مرسل کسی خیر کو
 نہ فقط گلشن جنت کا کیا نظارہ
 بت و مفہم جو رب کی ہے مبارک شب ہے
 قدر کیا ہوگی صدف کی نہ ہو جلیاں میں گھر

صدقہ تم پرین لہ جان جگر آجکی رات
 ہے مکمل ہی شہ جن و بشر آجکی رات
 تم نے پایا ہے جو کچھ عز و قدر آجکی رات
 اہل دوزخ کی بھی ملی تم نے خبر آجکی رات
 طاعت حق میں رہیں تباہ سحر آجکی رات
 صد فائدہ رجب میں ہے گھر آجکی رات

پاوشہ پاؤں گے کسطح جزا کل کا دن
 خواب غفلت میں اگر ہوگی بسر آجکی رات

کس کا ہے نام و روزباں بار بار آج
 نعت نبی پہ ہے مراد و مدار آج
 سینہ ہے میرا بھر پیر سے داغ داغ
 جنت میں بھی کہوں گا تری دید بس مجھے
 باصدق دل غلام شہ انبیاء ہوں میں
 لکھتا ہوں وصف نہایت گیسوے مصطفیٰ
 امت یہی کیسگی قیامت میں یا نبی
 کیا جانوں میں کہ ہے مدینہ کا پھر سفر
 تعداد اہل فہم کی ان میں قلیل ہے

میرا دہن ہے میری زباں پر تار آج
 صلّ علیٰ کی کیوں نہ ہو ہر جا پکار آج
 کیا خوشنما ہے میرے چمن کی بہار آج
 حور و قصور کا میں نہیں خواستگار آج
 کیا یہ زمین فلک پہ ہے میرا وقار آج
 صدقہ مے سخن پہ ہے مشک تار آج
 ترے سوا ہے کون ہمیں غمگسار آج
 حد سے گزر گیا ہے مرا انتظار آج
 شاعر ہیں جہاں میں نہار و نہار آج

مدح مصطفیٰ ہوں تخلص ہے بادشاہ
غیروں کی مدح سے ہے مجھے ننگ عاراج

<p>گل زرگس مری تربت پہ کھلا میرے بعد بس ہے اس شمع کی مرقد میں ضیا میرے بعد یہی دشمن ہیں مرے روز جزا میرے بعد ایک قرآن دگر آل عبا میرے بعد یہی دکھلائیں تجھیں راہ ہدیٰ میرے بعد ہیں عبت قصور مکاں سیم طلا میرے بعد اتنا احسان کرا سی باد صبا میرے بعد یہی کافی ہے مرے حق میں عالم میرے بعد میری امت ترا کیا حال ہوا میرے بعد</p>	<p>شوق دیدار نبی ساتھ رہا میرے بعد یا نبی داغ محبت ترا لیجا تا ہوں دست و پا میر گنا ہونکی گواہی دینگے ابھا حضرت نے کہ دنیا میری جھوڑا دھیر یہی دو چیز تمھارے لئے ہیں حل نشیر نیک اعمال فقط حشر میں کام آئیں گے خاک کو میری ذرا خاک مدینہ میں ملا میں اٹھوں حشر میں عشا ق نبی کی صفیا آہ کس درد سے فرمائینگے حشر میں نبی</p>
---	---

باد شمش فخر ہے کیا گر نہیں اب قدر سخن
خلق کو میرے سخن کا ہے مزا میرے بعد

<p>اور افضل اہم ہے امت تری پیمر ہے عین طاعت حق طاعت تری پیمر جن و ملک کے ہیں خدمت تری پیمر اگر خلق پر نہوتی رحمت تری پیمر</p>	<p>برتر ہے سب سے عظمت تری پیمر کیونکر رکھیں دل سے الفت تری پیمر تو فخر و جہاں ہے تو اشرف ماں ہے قہر و غضب سے حق کے بچتا نہ کوئی انسان</p>
---	---

جسطرح حق کی عزت تو خوب جانتا ہے
 زیرِ لوا ہوں تیرے محشر میں انبیاءِ جب
 تھارے پنج نزع تک بھی امت کی سبکیسی کا
 دنیا کے سب ہوس کو مثلِ نظرِ گرا دوں
 بے چین دل کو میرے کیا چین کی ہے صورت

معلوم ہے خدا کو عزت تری پیہر
 کیا کچھ عیاں نہو گی شوکت تری پیہر
 بھولی نہیں ہے جالیِ شفقت تری پیہر
 دیکھوں جو اک نظر میں تربت تری پیہر
 رویا میں بھی نہ دیکھی صورت تری پیہر

مدح و ثنا سے تیری مملو کلامِ رب ہے
 اس بادِ شمع سے کب ہو مدحت تری پیہر

شینہ ہوں دل سے حسن احمد مختار پر
 واغہائے دل اوہرا نکھیں اوہر ہیں شکیبار
 جا پہنچتا اڑ کے طیبہ میں پیہر کے حضور
 شربت دیدار پلوا دو سبجائی کرو
 شوق سے جب یا محمد کا کروں نعرہ بلند
 ملک شیر ہیں اگر آئے مجھے خوابِ اجل
 دوست اور دشمن پہ تھی کیاں تھیں جھکی نظر
 قریشیدی کو کیا سمجھیں غلامانِ نبی
 وصف ہے توحید کا شایاں اگر حق کیلئے

کب نظر میری پڑ گی اب کسی دلدار پر
 پیچ تو ہے بارش بھی ہونی چاہئے گلزار پر
 بازوؤں میں گر عطا کر تا خدا دو چار پر
 یابنی کیجے کرم اس ہجر کے بیمار پر
 زلزلہ ڈالوں زمیں پر دشت پر کہسار پر
 میں کرونگا ناز اپنے طالع بیدار پر
 لطف تھا تیرا برابر یار پر اغیار پر
 شوکت دارا خدا ہے آپ کے دربار پر
 ختم ہے شان رسالت سید ابراہار پر

حسنِ اصلی کو ہے کیا زیور کی حاجت بادشاہ

سادگی کو خیر ہے بالکل مرے اشعار پر

رہوں میں بھرت مصطفیٰ سے آشنا ہو کر
 پڑا ہوں مہر میں بے مینے سے جدا ہو کر
 خیال گلشن شرب میگا بعد مردن بھی
 شرف پایا شب معراج سیر قاب تو سین کا
 شب معراج پایا تو نے رتبہ قاجار سین کا
 اسی کا دھیان ہو دلیں اسی کا ذکر بولتے
 تصویر میں گل رخسار حضرت کے جو روتا ہوا
 تن مردہ میں مشتاقانِ حج کے جان آتی ہے
 سماں سوقت محشر میں رہیگا دید قابل
 شفاعت کیلئے اک جنبش لب تیری کافی ہے
 جہاں میں تیرے نوار ہدایت ہیں عجیب پھیلے
 کرو سچی محبت شاعر و تالفع ہو تم کو

مرا ہر اک سخن حکیم کا در بے بہا ہو کر
 یقین ہے شوق پھر لیجائے مجھ کو رہنا ہو کر
 عجب کیا روح جاننے و مان باوصا ہو کر
 ہوا مقبول تجھ سا کون ختم الانبیاء ہو کر
 گیا اور آگیا اک پل میں تو عرش علا ہو کر
 رہوں تا مرگ یا رب مجھ کو عشق مصطفیٰ ہو کر
 ٹپک پڑتے ہیں میرا شک و طر موتیا ہو کر
 ملا ہے آب زمزم کیا انھیں آبِ ثقیل ہو کر
 کھڑے ہیں سینکڑوں عاصی تر زیرِ لوا ہو کر
 ہزاروں جانیں گئے جنت کو دوزخ سے رہا ہو کر
 ہر اک ذرہ درخشاں ہے یہاں شمس الضحیٰ ہو کر
 بھلا کیا پاؤں کے عشق تباہ میں مبتلا ہو کر

خطاب بادِ شہم مشہور ہے میرا جو عالم میں
 شرف پایا یہ میں نے کوئے احمد کا گدا ہو کر

ہے دل نہ قبر بان جانے کے قابل
 ہے پھر کون تجھ سا بنانے کے قابل

زبانِ نعت کے ہے سنانے کے قابل
 بنانا تھا جیسا بنایا ہے حق نے

شفاعت کے محتاج عاصی ہیں نہ
بنوت ہو ی ختم اب مثل تیرے
پس ذات خالق ہو کچھ ہے بزرگی
نہوتا جو غیروں کو ممنوع سجدہ
عبث دینداری کا دعویٰ ہے سبکو
تم لے شاعر و عشق فرضی کو چھوڑو

خدا کو ہیں کیا منہ دکھانے کے قابل
نہیں کوئی دنیا میں آنے کے قابل
فقط تو ہی تھا اس کے پانے کے قابل
ترا روضہ تھا سر جھکانے کے قابل
بہت کم ہیں اس کے نبھانے کے قابل
یہ ہرگز نہیں اس زمانے کے قابل

ضعیفی میں لے بادشہ غم یہی ہے
رہائیں نہ تیرے کو جانے کے قابل

عش رسول پاک میں ہے بقیہ رذل
سردار مرسلین یہ ہے میرا شمار دل
لگتا نہیں ہے دل مرا جز نعت مصطفیٰ
دنیا کی خواہشیں نہ مسخر کریں اسے
اعدا کو بد دعا کے عوض تو نے دی دعا
اس دکنڈر کر نیکے قابل ہے پیر کیا
کیونکر ہوں منکر ان بنی میرے روبرو
معدوم نیکیاں ہیں ہجوم گناہ ہے
محکم رہیں جو عشق خدا و رسول میں

ہے رشک لالہ زار مرا پڑ بہار دل
کعبہ سے عرش سے ہے فردن باوقار دل
صدقے ہوں میر دل یہ نہ کیوں بیشمار دل
پہلو میں دیکھ لیتا ہوں میں بار بار دل
اللہ کے ترا وہ عطوفت شعار دل
امت کا نزع تکجی رہا غمگسار دل
میدان عشق میں ہے مرا شہسوار دل
کیا لیکے جاؤں پیش خدا شہسار دل
دھونڈ ہیں تو ایسے سو میں ملینگے و چار دل

ہر آن تیرے شوق زیارت میں یابی سیما کے طرح ہے مرا بے قرار دل

کیساں فراق و وصل میں مضطرب بادشاہ
کیون کر سرار پائے گایہ دلفگار دل

دہریں آئے غم عشق نبی کھانے کو ہم
رکھتے ہیں سینے میں اپنے سکھائے داغ عشق
دل میں عشق مصطفیٰ ہے کہ ہے اچھا و خیر
تھی یہی حسرت تے شمع مزار پاک پر
خیر امت کا لقب ہو کہ ہے اسی خیر لوری
تو شفیع المذنبین ہے ہم ہیں عاصی خطا
پیروی کرتے نہیں کچھ تے قول و فعل کی
آفریں ہے خوش پر وحشت پہ اس کے حجاب
ہم مدینہ تو گئے لیکن نہ اُس جا مٹے

خلد میں جانے کو ہم ہیں نعمتیں پائے کو ہم
نذر دربار نبی میں ساتھ لیجانے کو ہم
کس طرح کعبہ میں رکھیں آہ بتجانے کو ہم
کاش کر دیتے تصدق دل کے پروانے کو ہم
خوش نصیبی پر ہیں اپنے خوبا ترانے کو ہم
جزرتے کس کو سنائیں اپنے افسانے کو ہم
کیا فقط ہیں اتنی دنیا میں کہلانے کو ہم
سبے دانا جانتے ہیں تے دیوانے کو ہم
عمر بھر تقدیر پر ہیں اپنی بچتانے کو ہم

بادشہم عاجز نہ کرتا اگر بصارت کا فتور
تھے بہت رنگ سخن عالم میں دکھلانے کو ہم

کہا روئے نبی نے گل سے خوشتر ہوں تو یہی ہوں
جہاں میں مجھ کو صفا چشم ہو تو یہی ہوں
ہے مملو گنج دل سرایہ عشق پیمبر سے

بیان تھارلف کا سنبل سے بہتر تو تو یہی ہوں
مثال گس شہلا جو ششدر ہو تو تو یہی ہوں
جو سلطان حق تو یہی ہوں تو مگر ہوں تو یہی ہوں

میں صدقے ان زبان کے جن سے تو نے فرمایا
تسے روئے منور کا پڑیگا عکس گر شا تا۔
رسالت کے سما کا مہر انور ہے تو ہی شاما
ذلیل و خوار ہوں لیکن حجب سرور یوں
رقم کرنے لگا جب شعر تیرے وصف و مذاق
شہید و مجھ کو حشر میں کیونکر سرخروئی ہو
تمام وفات میں اپنے کیا ضائع گناہوں میں

شفیع المذنبین حق سے مقرر ہوں تو میں ہی ہوں
نہ کیوں آئینہ لال ٹھے سکندر ہوں تو میں ہی ہوں
مثال ذرہ سب امت میں کتر ہوں تو میں ہی ہوں
محبو عین لستی میں جو برتر ہوں تو میں ہی ہوں
کہا ہر ایک مصرع سلگ ہر ہوش میں ہی ہوں
شہید تیغ ابروئے پیمبر ہوں تو میں ہی ہوں
دور وزہ عمر پر اپنی شمر ہوں تو میں ہی ہوں

بنی کی نعت اسی با و ششم در زبان جب سے
زبان بھی مجھ سے کہتی ہے سخنور ہوں تو میں ہی ہوں

موج ہوں سیل ہوں قلم زم ہوں دریا ہوں نہیں
طالبت ہوں شتاق ہوں تیدا ہوں میں
روضہ سرور دین آنکھ سے دیکھا ہوں میں
دوستو چلے ذرا دیکھے شرب کی بہار
قاب قوسین کے اسرار کہوں میں کیوں کر
کیا جلایگی تو اسی آتش و ذرخ مجھ کو
کہا خالق نے کہ سب چاہتے ہیں میری رضا
منہیں امید فقط حشر میں ہے مجھ کو یقین

ہاں مگر طبع رواں نعت میں کہتا ہوں میں
ہوں فقط اپنے بنی کا نہ کسی کا ہوں میں
چشم بد و عجب تر سب کہتا ہوں میں
تم نہ ہو جاؤ فدا اس پہ جھوٹا ہوں میں
جھوٹا منہ بات بڑی اس لئے دوتا ہوں میں
پہلے تو غوریہ کرامتی کس کا ہوں میں
یا نبی تیرخی رضا چاہنے والا ہوں میں
بات بن جائیگی گولا کھ بھی بگڑا ہوں میں

نظر آیا جو مدینہ کا مجھے گورستاں دل لگا کہنے اسی موت پہ مرتا ہوں میں

بادوشم ہوں میں فقط ملک سنن کا اپنے
نہ فریدوں نہ سکندر ہوں دارا ہوں میں

ہم عشق پیمر کا اثر دیکھ رہے ہیں بیتاب لہ جان جگر دیکھ رہے ہیں
روضہ پہ تصدق تے جتے ہیں ہمیشہ گردش میں جہنم شمس فر دیکھ رہے ہیں
پر قہ ہے یہ شاید لب دندان نبی کا پتھر میں جو ہم لعل گہر دیکھ رہے ہیں
امی مصحف رخسار نبی تیری بدولت عشاق کا دل زیرِ زبر دیکھ رہے ہیں
امت میں ہیں ہم شافعِ محشر کے وہ ہیں جو نارِ جہنم کا ضرر دیکھ رہے ہیں
اللہ کے شادابی گلزارِ شریعت ہر خار کو اب ہم گل تر دیکھ رہے ہیں
آسمان ہے نظر جلوہ توحید الہی ہم چشمِ بصیرتِ جبر دیکھ رہے ہیں
کب صاحبِ رعازمِ حرمین ہوئے بے زر کو مگر بستہ کر دیکھ رہے ہیں
افسوس نہ کیوں فہمِ خلافت یہ ہو ہو ہو جب بے ہنرمی کو یہ ہنر دیکھ رہے ہیں

صد شکر ہے ہم بادوشم ہیچاں کو
ملاحِ نبی شام و سحر دیکھ رہے ہیں

خواہاں فرضی حسن نہ فرضی تبا کے ہیں وارفتہ ہم ازل سے شہِ انس و جان کے ہیں
محشر میں وہ شفیعِ تمامِ عاصیاں کے ہیں غمخوارِ جملہ عاجز و بے چارو گان کے ہیں
سب کچھ طفیلِ رحمتِ عالم کا ہے یقین دنیا میں جو مئے مہل منِ اماں کے ہیں

<p>غرت کے خواستگار فقط ہم دماں کے ہیں الفاظِ نعتیہ جو ہماری زباں کے ہیں اور مشغلے زبان کو آہ و فغاں کے ہیں اسی واعظ و جو مدح کناں تم جناب کے ہیں ہم اتنی پیپر آخر زماں کے ہیں کیا کیا تو اضع آج تیرے میہاں کے ہیں</p>	<p>ہم کو یہاں کے ذلت و غرت سے کام کیا لعل و گہر جو ہر روز سے ہیں قیمتی دل کو خیال اپنے نبی کا ہے ہر زماں طیبہ کے مدح خواں سے نہ ہو ہم سہری کبھی دوزخ یہ گرمیاں تو کسی اور کو بتا کہنے لگے ملکِ شب معراج یا خدا</p>
---	--

بلو الو پھر دوبارہ مدینہ میں یا نبی
ارماں بہت یہ ماوشمہ خستہ جاں کے ہیں

<p>محشر میں شاداں وہ خدا کی قسم نہیں سب ہم سے ہیں زیادہ کوئی ہم کم نہیں مشکِ ختن میں بڑے مگر پیچ و خم نہیں یہ مرتبہ یہ فخر یہ جاہ و حشم نہیں کیا زیرِ حکم آپ کے لوح و قلم نہیں شیر سے پُر فضا مجھے باغِ ارم نہیں خورشیدِ مثلِ عارضِ شاہِ اُمم نہیں جو مثلِ سروِ عشق میں ثابت قدم نہیں</p>	<p>جس کو تمہارے عشق کا دنیا میں غم نہیں مدحتِ سرا تمہارے فقط ایک ہم نہیں کیونکر مثالِ زلفِ معنر سے دیجئے درگاہِ ایزدی میں کسی کو جز آپ کے امی جو آپ کا ہے لقب کیا مضائقہ کہتا یہی ہے بلبلِ دل پھول پھول کر مہتابِ حبِ طرح نہیں خورشید کی مثال کیا جانے آپ کے قد و الا کا مرتبہ</p>
---	--

کب تک ہے تمہاری زیارت سے بے نصیب

اس بادشاہ کیلئے لطف و کرم نہیں

اسلام کیا ہے دین ہے کیا کچھ خبر نہیں
خالی کوئی زمین نہیں سحر و برہنہ نہیں
شرب کو جاؤ راہ میں کوئی خطر نہیں
میں مالا مال دولت عشق نبی سے ہوں
دونوں جہاں میں تیری طرح کوئی یا نبی
تیری ہی شان وہ ترے آگے کسی کو بھی
پہنچا ہے تو دماں شب حراج یا نبی
سن سن کے مژدہ تیری شفا کا ہکواب
شیطان کو کیوں نہ جنت دل سے نکال دوں
دکھیاں ہیں ملک عدم کی عجیب تر
آزاد جو ہیں دین سے کیا ان سے نفع قوم
کس منہ سے دعویٰ کیجئے اصلاح قوم کا
نیت اگر ہو خیر کی ہر طرح خیر ہے
پائی ہے ہم نے نعمت اسلام عمدہ تر

دل میں اگر محبت خیر البش نہیں
امت نبی کی ہموں تباؤ کدہ نہیں
دنیا میں اس سفر مبارک سفر نہیں
کیا غم ہے سیر یاں اگر سیم و زر نہیں
بادی نہیں رسول نہیں اہل نہیں
عظمت نہیں ہے جاہ نہیں و قہر نہیں
جس جاہ جبریل ایس کا گزر نہیں
محشر کا خوف کچھ نہیں دوزخ کا ڈر نہیں
بدلہ اگر پدر کا نہ لے وہ پل نہیں
جاتے ہیں سب دہر کوئی آتا ادھر نہیں
سروچن کو دیکھئے اس میں شمر نہیں
دل میں بہتے جوش زباں میں اثر نہیں
عمدہ تریں بشر ہے وہی جس میں شر نہیں
گو تیری نعمتوں کا الہی حصر نہیں

اشعار کیا سناؤ گے پیری میں بادشاہ

وہ دلفزا بہار نہیں وہ جگر نہیں

نبی کی مدح و ثنا بار بار کرتے ہیں
عطا کیا ہے خدا نے ہمیں رسول ایسا
جنوں ہے عشق پیر کا مومنو ہر کو
نہیں فلک پہ یہ پھرتے ہیں مہر و مہر دو نو
ہمیں یقین ہے کہ اعمال نیک عالم میں
فرشتہ چھوڑ دامت میں ہوں محمد کی
سلام جلد حضور نبی میں پہنچا دے
نکا لوفرضی محبت کو شاعر و دل سے
کیا وہ اگلا زمانہ وہ شاعری بھی گئی
سخن کا اور بہت ہی وسیع ہے میدان

چمن کو دین کے ہم پر بہار کرتے ہیں
کہ حبیبہ سارے رسل افتخار کرتے ہیں
ہم اپنا دامن دل تار تار کرتے ہیں
طواف روضہ کا بابا انکسار کرتے ہیں
پیادہ جو ہے اسے شہسوار کرتے ہیں
شمار کیوں مار روز شمار کرتے ہیں
ترا اسی باد صبا انتظار کرتے ہیں
جو دیندار ہیں وہ اس عار کرتے ہیں
قدیم طرز کو کیوں اختیار کرتے ہیں
امور فرضیہ کیوں انحصار کرتے ہیں

اسی بادشاہ نہیں لطف طول گوئی میں
سخن کو اس لئے ہم اختصار کرتے ہیں

صفہ عشاق بغیر میں اخل ہم بھی ہوتے ہیں
نہ جائیں خلایع ہرگز نہو ہمراہ گرامت
ادھر ہے عالم دنیا ادھر ہے عالم عقبی
نہیں ہے اک سال کا شرف ذات محمد میں
ہے یہ حکمت خدا کی پیروان ملت اسلام

فقط مضطر نہیں ان چشم اپنے نم بھی ہوتے ہیں
بھلا روز جزا ایسے کوئی سہم بھی ہوتے ہیں
یقین ہے بہرہ و رتم سے یہ دو عالم بھی ہوتے ہیں
خدا کے خاص اسرار کے محرم بھی ہوتے ہیں
کسی جا پر زیادہ ہیں کسی جاکم بھی ہوتے ہیں

احادیث نبی بہر ہدایت ہی نہیں ہرگز وہی من ہیں دل سے فدا ہیں نام حضرت پر ترا تہ ہے اعلیٰ اسی سیر شک عشق مصطفوی یہی دین نبی کی ہے صد آرو برو جس کے	وہی زخم دل عشاق کے مرہم بھی ہوتے ہیں وہی حکام کی تعمیل میں حکم بھی ہوتے ہیں کہا تیرے مقابل کو شہر و زمزم بھی ہوتے ہیں ہزاروں سرکش و مغرور کمر خرم بھی ہوتے ہیں
--	---

جو سنتے ہیں کلام پاوشہ وہ داد دیتے ہیں
وہ حاصل ذوق کرتے نہیں شہن خرم بھی ہوتے ہیں

نخل کردوں مقابل کر کے روئے لمعہ افکن کو تجھی سے نخل بند دو جہاں نے کر دیا شاداب مثایا صفحہ بہشتی سے تیرے شرف مقدم نے عجب بہشت ہوئی پیدا تھے مبعوث ہوئی سے ظہور دین احمد نے ترقی بخشی ہے کیا کیا ہماری دل سے یارب کیجے بہتر پیہر	ستاروں کو قمر کو برق کو خورشید روشن کو نثر کو شاخ کو غنچوں کو گل کو سارے گلشن کو صلالت کو بھی کفر و شرک کو بدعت کے مسکن کو انصار کو یہود و کفر عرب کے سارے دشمن کو فرست کو لیاقت کو ہنر کو علم کو فن کو ریا کو حرص کو شر کو ہول نفس رنہن کو
--	--

طفیل نعت کیا اسی پاوشہ طاقت ملی ہے اب
قلم کو ناتھ کو دل کو زباں کو روح کو تن کو

سنخوڑ نہ کبھی یوں چل چل کے چلو مام شرع نبی پر قدم ہے ثابت سفر ہے ملک بقا کا ہر ایک کو درپیش	یہ راہ نعت نبی ہے یہاں سنبھل کے چلو عتاب حق ہو تھیں گزرا بھسل کے چلو چلو تو ساتھ مگر تو شہ عمل کے چلو
---	---

نہیں ہے خوب گناہوں کی یہ گراں باری
شفیع اپنا ہے محشر میں احمد مرسل
نہیں ہے کوئی بھی مشکل رہ اطاعت میں
بنی کے امتی ہونے کا فخر بیجا ہے
جہاں میں نام تمھارا ہو شمع سا روشن
اجل سے پہلے جو ممکن ہے نیکیاں کرلو

خدا کے پاس جو جانا ہے ہلکے مل کے چلو
طرف بہشت کے دوزخ سے تم نکل کے چلو
یہ نفس بے عدو اس کا سر کل کے چلو
ذرا بھی دین سے اسکے اگر بدل کے چلو
جو سوز عشق نبی میں گپھل گپھل کے چلو
لال و حزن سے فردانہ ماتھ مل کے چلو

ای بادشاہ لکھو سادہ سادہ نعت نبی

کبھی نہ طرز پہ تم عشقیہ غزل کے چلو

ریاض نعت کی تاثیر دیکھو
ہے ہیں کس کی ہم امت میں پیدا
نہیں لاتی ہے اب لجے مدینہ
بھرا ہے دل مرا عشق نبی سے
یہاں کیا قدر عشاق نبی کی
قدم کیونکر اٹھے اب سوئے تیرب
فقط اک جنبش مژگان حضرت
شفاعت کی ادھر امید ہم کو
کہ کچھ رحم لے عالم کے رحمت

گل افشاں ہے مری تقریر دیکھو
ہمارے خوبئی تقدیر دیکھو
صبا کرتی ہے کیا تاخیر دیکھو
نہو باور تو اس کو چیر دیکھو
تم ان کی حشر میں تو قیر دیکھو
پڑی ہے حرص کی زنجیر دیکھو
دل کفار کو تھی تیر دیکھو
گناہوں کی ادھر تو قیر دیکھو
یہ امت ہے پُر از تقصیر دیکھو

محبو چھوڑ دو جو ٹے فسانے ای فرضی عاشقو تم کچھ کرو غور درخت سرو سے زہا زہار	پڑھو قرآن اور تفسیر دیکھو عبرت آپ کی تحریر دیکھو نہ کھاؤ گے کبھی انجیر دیکھو
مدینہ دیکھنے اسی بادشہ پھر ہو ہی باطل ہر اک تدبیر دیکھو	

شفیع المذنبین تم ہو محمد مصطفیٰ تم ہو خدا کے بعد افضل کوئی تربہ نہیں تم سا خدا کی ہے قسم سکو نہیں طوفان کا خدشہ خدا کے گو کہ ہو بندے خداوند اپنے ہیں لیکن بنی کا عشق ہے سکو بنی کے مدح خواں ہم ہیں تہیں ہی باعث عالم ہو تم فخر بنی آدم اگر ہے دین مثل آسمان نور شید تم اسکے خدا نے کیسے پیغمبر کی امت میں کیا دخل مقرب بارگاہ ایزدی میں کون ہے ایسا فنا کے اور بقا کے بھید جو کوئی واقف ہے	مرضیان گنہ ہم ہیں دو اتم ہو شفا تم ہو صفت ہر ایک ہے تم میں منرا وراثت تم ہو یقین ہے کشتی امت کے اپنے نا خدا تم ہو خدا سبے جدا لیکن خدا سے کب جدا تم ہو عجب ہے شاعر و فرضی تبوں کے مبتلا تم ہو نبی اعظم و اکرم رسول رہنا تم ہو کہیں خورشید کو گردین ہم اسکی ضیا تم ہو ای امت شک نہیں صاحب نجت رسا تم ہو جہاں میں جتنے مرسل آئے انکے پیوا تم ہو وہ یہ کہتا ہے ہم عین فناعین بقا تم ہو
---	--

گدائی میں در احمد کے لطف بادشاہی ہے

ہزاروں شکر ہے اسی بادشہ اسکے گدا تم ہو

جو دیکھیں حضرت موسیٰ تمے خسار روشن کو کیا ہے نرم تو نے سیکڑوں دلہائے دشمن کو جو دیکھا قابل سجدہ ترے محراب ابرو کو مثال خار کھٹکے گر غم ہجر نبی کیا غم جو دعویٰ تھا ترے چشم وز باں اسلئے حقے وہ اک مخلوق قدر تھے یہ گنج سر و حد تھے	عجب کیا بھول جائیں جلوہ وادیٰ مین کو بنایا موم واں داؤد نے تھا ایک آہن کو مہ تو نے جھکا رکھی ہے اب تک اپنی گردن کو خوشی سے پھول کر جاؤ نگاہیں خستہ گلشن کو نہ دی بینائی نرگس کو نہ دی گویائی سوسن کو ہو کیونکر عزت سے نسبت سے اس پاک فن کو
---	---

رہ عصیاں ہیں اغزاں پر بٹھا لو باوشہ کو اب
کہاں جائیگا بیکس چھوڑ کر حضرت کے دامن کو

نبی کا عشق محکم دل کے اندر دیکھتے جاؤ لکھانت نبی کا میں نے دفتر دیکھتے جاؤ بہارِ روضہ حضرت کے آگے خلد ہے کیا شے شبِ علاج حضرت سے یہی جبریل کہتے تھے مدینہ کا جو گورستان دیکھا دل لگا کہنے مبارک قبر سے اپنی نکھر کر رسول اللہ ربیع الاول آیا غلغلہ صلّ علی کا ہے بجھلو شکر خوف الہی کی ہے فیروز سی ترقی کی خوشی کیسی تنزل کا الم کیا ہے	خدا کے پاس درجہ اپنے برتر دیکھتے جاؤ فدا تب سیان ہیں آج اسپر دیکھتے جاؤ نظر کہتی ہے ساری عمر کبیر دیکھتے جاؤ تمھاری عظمتِ شوکت کا منظر دیکھتے جاؤ ہمارا بخت ان سب کا مقدر دیکھتے جاؤ اس امت کا تمھاری حال بدتر دیکھتے جاؤ مبارک نعت کا چرچا ہے گھر گھر دیکھتے جاؤ تم اپنے نفس بد کو گر مسخر دیکھتے جاؤ دکھائے جو خدا تم کو برابر دیکھتے جاؤ
---	---

فلک پر بادِ شمع دیکھو گے کیا عقدِ ثریا کو
ہمارے شاہدِ معنی کا زیور دیکھتے جاؤ

خدا کی شان ہے تم باوقار کیسے ہو
شفیع کون قیامت میں ہے تمھارے سوا
جو خاصگانِ خدا ہیں تم انکے ہو سراج
تمھارے گیسو و رخ پر فدا ہیں ہم دل سے
جہل جو تم سے ہیں جو ریں تو منفعل غلاماں
خدا کے بعد تم سب افضل و اعلیٰ
تمھارا سرمہ ہمیں سرمہ جو اہر ہے
نہ محو ہونگے کبھی داغِ ہائے عشقِ نبی
ہے خستہ حال اس امت کا یا نبی دیکھو
نبی کے قول کی یار و نہوا اگر تقلید

حبیبِ حضرت پروردگار کیسے ہو
گناہگاروں کے تم غمگسار کیسے ہو
رسول کیسے ہو تم نامدار کیسے ہو
نہ پوچھے کوئی کہ لیل و نہار کیسے ہو
ہر ایک طرح سے تم طرحدار کیسے ہو
میں کیا بتاؤں کہ با افتخار کیسے ہو
تم امی مدینے کے گرد و غبار کیسے ہو
مکانِ دل کے امی نقش و نگار کیسے ہو
اٹھو مزار سے زیر مزار کیسے ہو
پھر انکے امتی جاں نثار کیسے ہو

خدا جو چاہے عجب کیا مدینہ بیچو گے
ای بادشاہ کہو بے قرار کیسے ہو

حبذا دین کا سالار ہے وہ
انبیاء سب میں مثالِ خبسم
پائینگے اس کے وسیلے سے نجات

سائے محکوم ہیں مختار ہے وہ
ان میں خورشیدِ پرنوار ہے وہ
ہم گنہگاروں کا غمخوار ہے وہ

کیوں نہ ہو ہکو ہو اے شرب
بار فرقت جو رکھا ہے ان کا
مہ نو کرتا ہے جس کو تسلیم
جن باباں میں نہیں تو صیف بنی
نقد الفت ہو ترا جس کے پاس

ہم عناد دل ہیں تو گلزار ہے وہ
حشر کے روز سبکبار ہے وہ
آپ کا ابروئے حمدار ہے وہ
حیف بے قدر ہے بیکار ہے وہ
باغ رضواں کا خریدار ہے وہ

پاوشہ پر ہو عنایت کی نظر
خستہ و عاجز و ناچار ہے وہ

فدا ہو کیوں نہ دل تجھ پر یا رسول اللہ
تمنا ہے نہ جنت کی نہ شوق جو رو غلماں ہے
ریگیا سرخ رو بیشک ہی مومن قیامت میں
جو کچھ ہے آرزو دل میں مینے کی سفر کی ہے
عروج غفلت تو حید تھی منظور سرتاسر
ترے رحم و شفاعت کا جو دریا موجزن ہو گا
پسندیدہ تھی کیتائی تری کس درجہ خالق کو
عبث ہیں میری آنکھیں شامیری لبھارتے

نہیں تجھ سا کوئی خالق کا پیا یا رسول اللہ
ہمیں پس ہے تم سے رخ کا نظار یا رسول اللہ
ہے تیرے عشق کا جس کو سہارا یا رسول اللہ
نہیں ہے خواہش بلخ و بخارا یا رسول اللہ
جو تجھ پر حق نے قرآن کو اتارا یا رسول اللہ
کرے کیا ہکو دوزخ کا شرار یا رسول اللہ
نہ تھا سایہ کا ہونا بھی گوارا یا رسول اللہ
نہ دیکھا آج تک وضہ تمھارا یا رسول اللہ

ادب سے سرتنگوں رہتا ہے ملک پاوشہ ہر دم
ہے تیری نعت کب لکھنے کا یا رسول اللہ

برائی ہے تمنا بعد مدت یا رسول اللہ
کہاں کون کون ہو کیا دیکھتا ہوں آج آنکھوں سے
بہا گنبد خضر کا نظارہ جو پایا ہوں۔
نہ تھا میں بندہ ناچیز قابل ایسی نعمت کا
نہیں بھولا سنا تا ہوں خوشی سے اپنے جا میں
ملائک کر رہے ہیں یہ تیرے جبہ فرسائی
ہے واقف جس طرح سے تو خدا کی شان و عظمت کا
کمالات و فضائل حسب رتبہ انبیاء میں تھے
میان عالم و حق ہر زرخ کبریٰ ہے تو بیشک
کہوں کیا میں ہے تجھے منکشف حالت مری کیسر
ہوئی افسوس کچھ مجھ سے نہ پابندی شریعت کی
نہ رغبت نیک کاموں سے نہ نفرت تھی گناہوں
سرا پا حرم و عاصی ہوں نام و پویشیمان ہوں
تیری امت میں ہمیکا نہ کیونکر فخر ہو مجھ کو
شفیع المذنبین ہے رحمۃ للعالمین ہے تو
ترے اصحاب کے تیرے مکرم آل کے صدقے
زبان کو کس شہر کے ہے تیری توصیف کا یارا

میسر آج ہے تیری زیارت یا رسول اللہ
مجھے ان خوش نصیبی تہے حیرت یا رسول اللہ
نہ کیوں ہو سب تیری کشت قسمت یا رسول اللہ
فقط اللہ کی ہے یہ عنایت یا رسول اللہ
ملی ہے جیتے جی اب سیر خبت یا رسول اللہ
بشر کیا ہے بشر کی کیا حقیقت یا رسول اللہ
خدا ہی جانتا ہے تیری غطت یا رسول اللہ
ملی ان سب کی تجھ کو جامعیت یا رسول اللہ
تیری کچھ اور ہے شانِ سالت یا رسول اللہ
نہیں کچھ عرض حاجت کی جو خدا یا رسول اللہ
نہیں نے کی ادا خالق کی طاعت یا رسول اللہ
ریا کس درجہ مجھ کو خواب غفلت یا رسول اللہ
مگر ہوں داخل افراد امت یا رسول اللہ
تھی سارے انبیا کو جسکی رغبت یا رسول اللہ
نگاہ لطف ہر تیری کفایت یا رسول اللہ
قیامت میں مری کیجے شفاعت یا رسول اللہ
قلم کو کسکے ہے لکھنے کی طاقت یا رسول اللہ

گدا ہوں تیرے در کا پاؤں شہ کہتے ہیں سب مجھ کو
یہ کافی ہے مجھے دنیا میں عزت یا رسول اللہ

مرد دل ہے نسبت اس طرح عشق پیر سے
نہیں مقصود جنت نہ جنت کسی گھر سے
مجھے کیا کام فرضی حسن اور فرضی دلبر سے
ترے مست مئے الفت کو کچھ پروا نہیں ہرگز
بجز قلب سخنور کب کوئی قدر سخن جانے
لکھوں کیونکر قلم سے وصف پیغمبر کے گیسو کا
نہ رو کو خلعت مجھ کو نبی کا امتی ہوں میں
غم حیرانی میں اٹک جو بہتے ہیں آنکھوں سے
مری امید کی کھیتی ابھی سرسبز ہو جائے

جدائی غیر ممکن ہے عرض کو جسے جوہر سے
مری آنکھوں کو دلچسپی مدینہ کے ہے منظر سے
میں سچا ہوں مجھے سچی محبت پیمر سے
نہ جنت سے نہ دوزخ سے نہ دنیا سے نہ محشر سے
صفت زر کی اگر کچھ پوچھنا ہو پوچھو زرگر سے
بنالوں روشنائی میں جنت تک مشک عنبر سے
جو پریش ہو فرشتو پوچھلو تم اپنے داوڑ سے
فروں رتبہ ہے انکا آب زمزم آب کوثر سے
ذرا سہا یا نبی تیرا اگر ابر کرم بر سے

بنی کے آستان کی ہے گدائی پاؤں شہ حاصل
مجھے ہے بہتری جمشید و دارا اور سکندر سے

ہے دل البتہ کوئے سید ابرار سے پہلے
منہو عشق نبی گر کیا صداقت اپنے ایمان کی
محبت میں نبی کی پائی ہے انصار نے سبقت
مجھے جنت میں لیجانی کی کوشش بعد اسکے ہو

ہوں شید اسکا سی رضوان کی گلزار سے پہلے
میں پوچھو لنگاہی ہر مومن دیندار سے پہلے
مہاجر گر چہ ایمان لائے تھے انصار سے پہلے
بچا لو یا نبی مجھ کو عذاب نار سے پہلے

مبارک نام حضرت کا جو آتا ہے مکتب پر
 بشارت آپکی سب دیتے آئے ہر زمانہ میں
 فقط تائید حق کی تھی غلط ہے قول غیر و نکا
 او ہر ظلم و ستم تھا اور ادھر لطف عنایت بھی
 میسج آپ ہو میرے میں یا محبت ہوں

لبوں کو چوم لیتی ہے زباں کس پیار سے پہلے
 پیسہ جتنے آئے احمد مختار سے پہلے
 نہیں سلام بھلا یا گیا تلوار سے پہلے
 پڑا تھا آپ کو کیا سابقہ کفار سے پہلے
 مجھے سیراب کر دو شربت دیدار سے پہلے

خدا نے دی ہے کیا توفیق اچھی پاوشمہ تجھ کو
 کہاں رجحان تھا یوں نعتیہ اشعار سے پہلے

رسول اللہ کی مدح و ثنا ہر آن بہتر ہے
 انہیں سے ہر مغرت ہے انہیں کی ہر کلفت
 وہی سرتاج ہیں سب کے وہی محبوب ہیں سب کے
 خدا کے بعد فضل جز محمد کے نہیں کوئی
 کہیں گے اہل محشر دیکھ کر اعزاز پیغمبر
 سلاطین زمانہ کے تمامی جاہ و شہرت سے
 مدینہ اپنا سکون ہو مدینہ اپنا مدفن ہو
 مبارک ذات حضرت اسطرح ہے جگہ کر میں
 کیا ہے قلعے پیدا ہو کواست میں محمد کی
 یہاں خوشتر ہے ہر کوئی سیر گلزار مدینہ کی

دل جاں نام پرانے جو ہو قربان بہتر ہے
 انہیں کی ذکر ہے پیارا انہیں کی دھیان بہتر ہے
 انہیں کی شرع اچھی انکا ہر فرمان بہتر ہے
 اگر ایمان کی پوچھو تو یہ ایمان بہتر ہے
 خدا کی سلطنت میں ماہ کیا دیوان بہتر ہے
 گدایان در احمد کی عز و شان بہتر ہے
 یہی ہے آرزو وعدہ یہی ارمان بہتر ہے
 خدا کے سب کتب میں حسب طرہ قرآن بہتر ہے
 الہی تیرے احسان میں یہ احسان بہتر ہے
 وہاں شاید تجھے فردوس ہی ضوان بہتر ہے

یہی جنت میں عشاق نبی حوروں کے کمدینکے
 پلا دو شربت دیدار اب اسی ساقی کو شتر
 جنوں ہے عشق احمد کا ہوں پرورداسن دل کے
 شریعت کا ہے جو پابند دل ہے اسکا اعلیٰ تر
 خلاف شرع داخل گر کوئی بھی بات ہو ایسے

جو کچھ بہتر ہے حسن سید اکوان بہتر ہے
 رضیانِ محبت کو یہی در مان بہتر ہے
 ہمارے واسطے صحرائے عربستان بہتر ہے
 ہے جسکو خوفِ عقلی کا وہی انسان بہتر ہے
 نہ وہ توحید بہتر ہے نہ وہ عرفان بہتر ہے

الہی پاؤشہ کو رکھے محکم جب احمد میں
 ہمیشہ خانہ دل میں یہی مہمان بہتر ہے

پھر دوبارہ مجھے شیرب کی زیارت ہو جائے
 کسلے دیر ہے اب جلد قیامت ہو جائے
 جائیں ہم خلد میں کفار جلیں دوزخ میں
 احمد کا لیکے لوح شریں جب تو نکلے
 اشک عشق نبوی کو ہے وہ رتبہ حاصل
 تیری شیریں سخنی کی جو لکھوں میں توصیف
 گنج قاروں کی مرے پاس حقیقت کیا ہے
 گر مژدات قدمی میری رضائے حق میں
 ایسی توصیف کے ہم ہونگے نہ ہرگز قائل
 چھوڑیں بکلیخت وہ بوسیدہ خیالات اپنے

اوج پر پھر جو مرا نیر قسمت ہو جائے
 یا نبی امت عاصی کی شفاعت ہو جائے
 غم اوہرا نکو ادھر ہر ہکومت ہو جائے
 انس جن کیا ہیں فرشتو نکو بھی حیر ہو جائے
 کیا عجب کوثر و تینیم یہ سبقت ہو جائے
 میرے لفظ میں مصری کی جلالت ہو جائے
 گر دبیر تری دیدار کی دولت ہو جائے
 جو مصیبت ہو مروت واسطے راحت ہو جائے
 اک سر ہو جو جلاہم سے شریعت ہو جائے
 فرضی عشاق کو یارب یہ ہدایت ہو جائے

شاعری سے یہی مقصود ہے اسی شاہِ رسل
باوشہ کی ترے مداحوں میں شہرت ہو جائے

<p>شفیع المذنبین جب سے محمد مصطفیٰ ٹھہرے تفاوت ہے یہی اپنے نبی میں اور عیسیٰ میں نہ مکمل منہ سے کچھ ہاں نعت حضرت دمدم لکھ جو منکر دین کا ہے نزد حق نزد رسول حق جگر میں دلیر جاں میں تیری جب عشق و ولا ٹھہرے نہ کیونکر وصف کیو سورہ واللیل کو کہئے غبارِ روضہ اطہر جو شیرب سے صبا لائے اکرم سے یا نبی ہکو مدینہ جلد بلوا لو طریقت اور حقیقت کا ملے کیا راستہ ہکو خیالی شاعر دس دور مداحان حضرت ہیں مدینہ کے سفر کی کس طرح رغبت مکمل ہو</p>	<p>دل امت میں خوفِ حشر گر ٹھہرے تو کیا ٹھہرے پر وہ عرش کے پہنچے یہ بالائے سما ٹھہرے نہ ٹھہرے دل میں کچھ ہاں عشق ہاں انبیا ٹھہرے برا ٹھہرے برا ٹھہرے برا ٹھہرے برا ٹھہرے نہ کیوں ہر دم زباں پر یا محمد کی صدا ٹھہرے ترے رخسار کی توصیف میں جب الضحیٰ ٹھہرے ضیائے چشم کے خاطر وہ عمدہ تو تیا ٹھہرے دل عشاق میں صبر و تحمل تاکجا ٹھہرے شریعت میں نہ مستحکم قدم جب اٹھا ٹھہرے وہ مشتاقِ نبی اور یہ بتوں کے مبتلا ٹھہرے نہ جب تک شوق خودمانند خضر رہنا ٹھہرے</p>
---	---

قلم تیرا چلے کیا باوشہ نعتِ سیمبر میں
یہاں ہر صاحبِ طبع رساجبِ نارسا ٹھہرے

<p>دل میں جگر میں جاں میں ہے الفت رسول کی حکمو کلام حق میں ہے عظمت رسول کی</p>	<p>منہ پر زباں پہ لب پہ ہے مدت رسول کی ہے لاکھام سب پہ فضیلت رسول کی</p>
--	--

مطلوب کیوں نہ ہو مجھے رویت رسول کی
آنے دو حشر دیکھینگے عزت رسول کی
میزان میں پلصراط میں موقف میں حشر میں
دو ٹکڑے چاند ہو گیا لاکھوں کو آن میں
یابی کی داستان ہے نہ محبوں کا ذکر ہے
کیوں توبت زوال نہ ہو شرک و کفر کو
جب تک ٹھٹھان میں دم دم امت ہی بھر گئے تھے
کھل جائے تا نصیب ہماری نصیب کے

ای چشم ہے یہ عین محبت رسول کی
وہ دبدر وہ شان وہ شوکت رسول کی
کس کس جگہ نہ ہو گی شفاعت رسول کی
نشتر ربائی ایک شار ت رسول کی
ہم تو بیان کرتے ہیں غصت رسول کی
ڈنگا بجا رہی ہے شریعت رسول کی
کیا عاصیوں پہ عام تھی شفقت رسول کی
یارب ہوا ب نصیب زیارت رسول کی

خرم نہ ہو گا دل ترا ای پاؤں کبھی
جب تک نہ دیکھے آنکھ سے تربت رسول کی

پوچھو موت دنیا سے کیا لیجائینگے
گور میں ہم کیا منیا لے جائینگے
تم جو چاہو لے چلو شاعر و
غور کیجئے امتی کس کے ہیں ہم
قرب حق پائینگے عشاق رسول
جلد ہوا لودینہ یا بنی
شایق دیدار حضرت ہوں مجھے

نام اچھا یا برائے جائینگے
شمع عشق مصطفیٰ لے جائینگے
ہم پیہر کی شنالے جائینگے
کیسے ہم دوزخ میں ڈالے جائینگے
ہیں جو منکر وہ نکالے جائینگے
دل کو ہم کب تک سنبھالے جائینگے
حوریں آنکھوں میں ٹھہالے جائینگے

سوئے شرب میر دل کے تھمتھ شرساری عذر خواہی عاجزی	شوق و ارماں کے رسالے جائینگے ہم یہی پیش خدا لے جائینگے
خالی جائینگے نہ ہم ہی باوشاہ اہل محفل کی دعا لے جائینگے	
عشق رسول پاک کا بیڑا اٹھائیے نام اپنا دینداری میں اچھا اٹھائیے مقدم کی خیر رحمت خالق منائیگی دل میں ہمارے گویا ہے نقش کا بحر ہم ہیں نیاز مند بنی ہم کو کیا ضرور آیا ہے جو کہ مہد میں دیکھ گیا وہ لوح ویدار دوست کی ہے تمنا اگر تمھیں غیروں کا عشق اور ہے عشق نبی ہے اور	قرب خدا کا اس سے نتیجا اٹھائیے خلد بریں کا لطف دو بالا اٹھائیے اپنا قدم جو سوئے مدینا اٹھائیے کیونکر خیال شرب و بطحی اٹھائیے فرضی بتوں کے ناز جو سجا اٹھائیے اس زندگی کا دل سے بھرو اٹھائیے غفلت کا اپنی آنکھ سے پردا اٹھائیے اکھو سنگر نرے اور رکتیا اٹھائیے
منظور گرسرت عقی ہے باوشاہ بارغم رسول ہمیشہ اٹھائیے	
ترے عشاق کی محشر میں عزت ہونیوالی ہے نہ گھبراؤ گنہگار و تمھیں اپنے پیہر سے معزز تر وہی ہیں جنکے دل میں نورایاں ہے	انھیں حاصل ہر اک جنت کی نعمت ہونیوالی ہے عنایت ہونیوالی ہے شفاعت ہونیوالی ہے یقین کفار کو خواری و ذلت ہونیوالی ہے

مبارک ہے وہ دل حبیب تری محور الفت ہے
 ڈرو اللہ سے لے منکرین دین پیغمبر
 کہا حق نے تو ختم السلیس بیشک ہر تیرے بعد
 گھنٹہ عظمت کا تھا گردو کوں لیکر نہ تھا معلوم
 مزاحم ہو نہیں سکتے کبھی سباب دنیاوی
 بتوں کے عشق کے شہکار کا خواہاں نہیں کوئی

مبارک زبان جس سے مدحت ہو نیوالی ہے
 تھیں کدن قیامت قیامت ہو نیوالی ہے
 نہ دنیا میں نبوت و رسالت ہو نیوالی ہے
 زمیں پر پانی تیری ولادت ہو نیوالی ہے
 دوبارہ گردنہ کی زیارت ہو نیوالی ہے
 مہذب سلسلے میں اس سے نفرت ہو نیوالی ہے

نہ چھوڑو مشغلہ نعت نبی کا باوشم ہرگز
 طفیل اس کے رسا اپنی طبیعت ہو نیوالی ہے

منہ سے سخن جو نعت نبی کے نکل گئے
 ہجر نبی میں آہ کے شعلے نکل گئے
 عشاق مصطفیٰ میں ہو روشن انھیں کا نام
 چھٹتا نہیں ہے موت کے پنجے سے کوئی بھی
 صحبت بدوں کی کرتی ہے نیکو نگو بھی تراب
 حق ادب ادا نہوا ہم سے دوستو
 رکھا جو تیغ شمر نے حلق حسین پر
 دائم ہے سعید ازل دیں یہ استوار

الفاظ سائے نور کے سپانچ میں ڈھل گئے
 خرمین قرار و صبر کے یککلت جل گئے
 جو سوز دل سے شمع کی صورت گھل گئے
 گر آج بچ گئے تو سمجھو کہ کل گئے
 کیچڑ ہوا زیادہ تو پاؤں پھل گئے
 روضہ پہ مصطفیٰ کے جو ہم سر کے بل گئے
 لرزہ ہوا زمیں کو فلک سائے ہل گئے
 جو تھے شفی وہ دین مٹیں سے بدل گئے

ای باوشاہ اپنے گناہوں کو کر کے یاد

گو صنف ہجر تھا مگر آنسو نکل گئے

نہ کوئی شوق و ارماں دل میں بزمِ نہار باقی ہے
بہارِ خلد پر رضواں تجھے یہ فخرِ بیجا ہے
و ماغ اپنا نہیں محتاجِ سرگزِ مشک و عنبر کا
فنا ہو نیکو آئے ہم ہر اک لایقِ فنا کے ہے
میں کہہ دو لگا فرشتوں سے نہ لیجا و جہنم کو
تصدق گر نہیں ہے تو نبی کی پاک تربت پر
بنی کی وصف کا حق کب ہوا پورا ادا تجھے سے
خدا کے واسطے اب سی اجل اتنی نہ جلد سی کر
گنا ہوں پر گنہ کہتے ہے شام و سحر افسوس

فقط عشقِ جناب احمد محنتِ رہا باقی ہے
زمین پر کوچہ احمد کا جب گلزار باقی ہے
خیالِ زلفِ حضرت امین جب برابر باقی ہے
اگر باقی ہے ذاتِ حضرت دادار باقی ہے
ابھی دل میں میدِ رحمتِ غفار باقی ہے
تری گردشِ کیوں سی مہرِ پرنوار باقی ہے
مے پہلو میں دلِ منہ میں زباں بیکار باقی ہے
مدینہ کی دوبارہ حسرتِ دیدار باقی ہے
نہ تو بہ کوئی باقی ہے نہ استغفار باقی ہے

رہو گے گر نہ تم باقی تو غم کیا پاؤں شمع اسکا
جہاں میں جب تجھاری شہرتِ اشعار باقی ہے

زبان سے نعتِ محمد اگر ادا ہو جائے
اگر وہ ابر کرم مہرباں ذرا ہو جائے
جو تیری قرب کی نعمت ہیں عطا ہو جائے
نجات چاہیگا ابلیس بھی تو کیا ہے عجب
لکھے جو صدق سے دل میں سوائے عشقِ بنی

مری زباں پہ زباں بھی کیوں خدا ہو جائے
ابھی یہ باغِ تنہا مرا ہر اہو جائے
عبید کیا ہے اگر قربِ کبریا ہو جائے
جو دھوم تیری شفاعت کی بر ملا ہو جائے
جہاں کی حرص ہو سب کیوں ہوا ہو جائے

ادھر ہو مہر عرب اور ادھر مہ کنٹاں میں انکی زلف کی توصیفیں پریشیاں ہوں فراق اس گل عارض کا گر رُلا نیگا	میں جو ہر دو قیامت میں کیا نرا ہو جائے کہوں جو مشک ختن سو بہو خطا ہو جائے گلابی عطر سے آسومرا سوا ہو جائے
---	---

ای با و شاہ بجاہے طفیل لغت نبی
ترے کلام کا شہرہ جو جا بجا ہو جائے

ہم کبھی عشق نبی سے نہیں ٹلنے والے دین احمد سے بدلنے دو بدلنے والے یاد آئیگی وٹاں بھی ہیں شرب کی فضا جب دنیا نہیں بعضوں کو نکلنے دیتی راستہ قرب الہی کا وہی پائینگے بادہ خواروں کا سنبھلنا تو ہے بالکل آسا فخر دم دہریں مداح پیسہ گویا نفع کیا ان سے جو ہیں دین نبی سے آزاد	مثل پروانہ میں اس شمع پہ جلنے والے کف افسوس ہیں وہ حشر میں ملنے والے گلشن خلد سے کب ہم ہیں پہلنے والے یوں تو شرب کو نکلتے ہیں نکلنے والے دل سے جو شرع پیسہ ہمیں چلنے والے ہیں کہاں نشہ دولت میں سنبھلنے والے صدف قلب سے موتی ہیں اگلنے والے سر و گلشن نہیں سوتے کبھی پھلنے والے
---	--

با و شہ میں نہ لکھوں گا کبھی جز لغت نبی
سائے اشعار ہیں اس سانچے میں ڈھلنے والے

جہاں کے عشق بازوں میں ہمارا کچھ جدا دل ہے طفیل عشق احمد کیا صفائی پائی ہے دل نے	ہر شام و سحر پابند عشق مصطفیٰ دل ہے سکندر طبع ہوں میں ورمیر آئینہ دل ہے
--	--

ہر ایک دم تا دم آخر جو دم امت کا بھرتا تھا
 رسول اللہ کا ربہ یوں سائے رسولوں
 یقین ہے مجھ کو لیجا بھرا کدن مدینہ کو
 وسیلہ مغفرت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا
 نہ متحمل ہوئے ارض و سما بار امانت کے
 جہاں میں جب کو غفلت ہوتی ہے احکام شرعی سے
 کسی دن نرم ہو تا ہی نہیں خوف الہی سے
 نہ فرضی عشق ہے مجھ کو نہ جھوٹا ہے سخن میرا

اسی کا مبتلا دل ہے اسی کا آشنا دل ہے
 تمام اعضاء انسانی میں جیسا مقتدا دل ہے
 تن اپنا مثل کشتی ہے تو اس کا نا خدا دل ہے
 بنی کا نام ہے ورد زباں محو ثنا دل ہے
 جو متحمل ہو اس کا تو وہ انسان کا دل ہے
 سزا پایگا وہ محشر میں اس کا ناسر دل ہے
 یہ کیا پہلو میں ہے میری سختی تجھ سے سوا دل ہے
 میں سبج کہتا ہوں نیا توں سے میرا بذر دل ہے

نہ کیوں تفویض کر دوں پاؤں شہر کام خالق پر
 وہی خود جانتا ہے میرا اچھا یا برا دل ہے

مائل لغت ہے ہر وقت طبیعت میری
 اک نظر اسکے کرم کی ہو تو پھر محشر میں
 آگیا جا کے مدینہ نہ کیا اپنا مقام
 چشم باطن سے جو حاصل ہے حضوری تیری
 اس لبیک کے صدقے کہ کہا تھا جس نے
 صورت بلدہ طیبہ کا ہوں شائق رباب
 مانع راہ ہیں ہر چند کہ اسباب جہاں

اندنوں رشک ملائک ہے سعادت میری
 حورو غلماں مرے کوثر مرا جنت میری
 ہائے غفلت یہ میری حیف یہ قسمت میری
 کیوں قرباں ہو بصیرت پہ بصارت میری
 زاپر روضہ پہ واجب ہے شفاعت میری
 آرزو جلد یہ بر لا کسی صورت میری
 شوق کو او ر بڑا دیتی ہے ہمت میری

تیرے رخسار سے تشبیہ نہ دوں گا ہرگز | ماہ و خورشید کریں لاکھ لاجت میری

بادشاہ مجھ کو ہے شان جہاں کیا کام
دراحد کی گدائی میں ہے عزت میری

اوصاف مصطفیٰ نہ کسی سے رقم ہوے
الفت میں مصطفیٰ کی جو ثابت قدم ہوے
پرستش کا خوف کیا ہمیں دوزخ کا کیا خطر
برپا جو تو نے دین متین کا علم کیا
خلق عظیم حق نے کہا شان میں تری
کہدویہ اسے جو رہ حق میں ہوے نثار
تو حید حق سے ہو گیا پر نور اک جہاں
ہم کیا سنائیں قومی تنزل کی داستان
سچا ہو عشق چاہئے سچا کلام اب

عاجز تمام اہل تسلیم یک تسلیم ہوے
دنیا میں آخرت میں وہی محترم ہوے
محشر میں جب شفیع وہ شاہ امم ہوے
کفار سرنگوں ہوے بت منہدم ہوے
اعدائے دین سخر خلق و کرم ہوے
تم کامیاب ہو گئے محروم ہم ہوے
روشن فقط نہ کشور عرب عجم ہوے
جتنا بڑھے ہے تھے ہم اتنا ہی کم ہوے
فرضی جو عاشقاں تھے وہ سب کالعدم ہوے

جزنت پاک کچھ نہیں لگتے ہو بادشاہ
تم شاعرانِ دہر میں کیا مغنم ہوے

زباں جب تک دہن میں اور تن میں جان باقی ہے
قسم حق کی ہے بیشک ہم جاوے جگہ جنت میں
نبی باقی نہیں دنیا میں لیکن اسے چھوڑا ہے
رسول اللہ کی طرح و ثنا ہر آن باقی ہے
ہمیں کیا خوف محشر ہے اگر ایمان باقی ہے
ادھر آل کی باقی ہے ادھر قرآن باقی ہے

تو پھر کیا دین کی عطیت ہو پھر کیا شان باقی ہے
کوئی ارمان نہیں دل میں یہی ارمان باقی ہے
ملک باقی نہ جن باقی نہ یہ انسان باقی ہے

نہ ہو تنظیم گراونکی نہ ہوں گرانے ہم پیر
دوبارہ دیکھ لوں آنکھوں میں وضع پیر کا
خوشی میں میں یہ میلاد کے ہیں سب کے سب داخل

طفیل احمد مرسل لہی نختہ اسکو

جہاں میں بادشاہ اک عبدنا فرمان باقی ہے

دل کو نبی کے عشق کا مظہر بنا ئینگے
ذکر نبی کا آئینہ دکھلا کے خلیق کو
اوراق دل پہ نعت کا دفتر لکھیں گے ہم
آنکھیں بچھاتے جائیں گے شرب کی راہ میں
دیکھینگے پھر دوبارہ مبارک وہ آستان
رگڑیں وہاں جہیں کو پیئے سجدہ خدا
کرتے ہیں وصف نہ کہت گیسو کا ہم ترے
اعدائے دیں کے دل میں خلش کوں نہ خوں
ہے تیرے آفتاب ہدایت کا یہ بیاں
ہر خار میں عیاں گل رعنا کا ڈھنگ ہو
روئینگے گرنہ پائیں گے جنت میں تیری دید
جب ہم سنائیں گے تیری رحلت کا واقعہ

ہم بھی خدا کے گھر کو منور بنا ئینگے
طبع رسا کو آج سکندر بنا ئینگے
رگہائے جاں کے تار کا مسطر بنا ئینگے
ہم سر کو اپنے پاؤں کا سہرنا بنا ئینگے
بگڑا ہے نخت اسکو مکرر بنا ئینگے
داغ جہیں کو غیرت اخترنا بنا ئینگے
مجلس کو ساری آج معبر بنا ئینگے
اسی نوک خامہ ہم تجھے نشتر بنا ئینگے
ہم ذرہ ذرہ کو مہ انور بنا ئینگے
ہر یک خد ف کو روکش گوہر بنا ئینگے
آنکھوں کو اپنی چشمہ کو ثرب بنا ئینگے
ہر صف کو خلق کے صف محشر بنا ئینگے

حق نے کہا کہ تجھ سے کسی ذی شرف نبی
خوہاں بھی وصف احمد مرسل کے واسطے
میلاد کی خوشی میں چراغاں کریں گے ہم
چرچے رہیں گے وعظ و قصائد کے جابجا
بہکودریغ لغت نبی کا ہے مکتفی

ہم نے نہیں بنایا نہ اسپر بنائیں گے
صل علی کے لفظ کا زیور بنائیں گے
ہر اک مکاں کو خلد کا منظر بنائیں گے
عقبنی کے زاد راہ کو بہتہ بنائیں گے
یشرب میں قبرانی مقبرہ بنائیں گے

اشعار بادشاہ یہ کہتے ہیں بار بار
ہم مومنوں کے دل کو سحر بنائیں گے

جہاں میں تم سا کوئی صاحب جمال بھی ہے
ہے راضی ان سے خدا جو تمہارے عشاق
ہمیشہ مست ہیں ہم عشق سرور دیں میں
نصدق اس شہ والا کی ذات میں جسکی
صحابی دونوں ہیں دونوں ہیں جان نثار نبی
ہلال و بدر سے عالم پہ کھل گیا یہ راز
نبی کے خال سے غیرت ہے بخم تاباں کو
فقط تمہاری محبت نہیں ہے سینہ میں
شفیع تم ہو ہمارے تو امتی ہم سب
دوبارہ مجھ کو مدینہ میں حبلہ بلوا لو

کہ جسکا عاشق شیدا وہ ذوالجلال بھی ہے
رضائے حق سے کوئی عمدہ تر مال بھی ہے
یہ وہ شراب ہے جو پاک اور حلال بھی ہے
کرم ہے قہر ہے لینت ہو اعتماد بھی ہے
اگر صہیب اُدھر ہے ادھر ہلال بھی ہے
کمال جسکو ہے آخرائے زوال بھی ہے
نخل اس ابرو سے خمدار سے ہلال بھی ہے
متاع شوق سے دل میرا مال بھی ہے
نجات پانے میں کیا ہو کو احتمال بھی ہے
یہ آرزو ہے یہی تم سے اب سوال بھی ہے

دماغ میں ہیں خیالات ساری دنیا کے
ہمارے واسطے تاحشر بس ہیں یہ دو چیز
بھلا کسی کو کبھی موت کا خیال بھی ہے
کلام پاک ہے اک ایک تیری آل بھی ہے

نظر کرم کی ہو اس بادشاہ عاصی پر
حقیر و عاجز و بکیس ہے خستہ حال بھی ہے

نخ مہر نور شب رنگ گیسو پیشانی رشک بدرالبحی ہے
ابرومہ نواں نجم ہیں دندان سرخی شفق کی لب پر خدا ہے
سروچمن گر قامت کو لکھے کب راستی اس مضمون میں ہے
ہے بے بصر وہ آنکھوں کو تیری مانند نرگس جس نے کہا ہے
تشبیہ کوئی دینی ہے بیجا نور خدا ہے تیرا سرا پا
حور و ملک سب تیرے ہیں شیدا ہر کر کے لب پر صل علی ہے
مقبول رب معبود ہے تو دونوں جہاں کا مقصود ہے تو
گر تو نہوتا کچھ بھی نہوتا ہونے سے تیرے رتبہ کو ہے
جب اک اشارہ تیرا ہوا ہے ٹکڑے ہوا یا چاند آسمان سے
تو نے مبارک انگشت سے کیا پانی کا چشمہ جاری کیا ہے
سایہ زمیں پر کوئی نہ دیکھا بے سایہ تیرا ہے جسم والا
تو نے قدم جس کو چہ میں رکھا کو چہ وہ رشک گلشن بنا ہے
تیرا لقب تھا ظاہر میں امی حاصل تھا تجھ کو علم لدنی

ہیں کونسے وہ اسرار و معنی مخفی جو تجھ سے حق نے کھائے
 اعدائے تیرے ایذا کے طالب تجھ کو کیا ہے حق سب غائب
 مشرق سے لیکر تاحد مغرب دین میں کا ڈنکا بجا ہے
 قابل ہوں تیرے گرجن و انسائے کیا ہو عجیبے سالار اکوہ
 ہر ہر شجر اور ہر برگ لبستاں تصدیق تیری کرنے لگا ہے
 قرآنِ جہنم سنتے تھے تجھے ہوتے تھے حیراں فصحاء عرب کے
 جزمانے کے چارہ نہ دیکھے کہتے تھے کیا یہ حیرت کی جا ہے
 بجنس ہیں گو لعل اور پتھر کب لعل سے یہ پتھر ہو مہر
 گرچہ شہر ہے تو ای سیمپہر تجھ کو بشر گر کہئے خطا ہے
 پابند عصیاں ہوں میں سراسر ہے تو ہی میرا محشر میں یادور
 چشم کرم کر اس پاؤں پر یہ بھی ترے ہی در کا گدا ہے

خمسہ غزل قدسی

بخشا خالق نے تجھے تاج شفاعت ای نبی	واہ کیا خلعت رحمت ہے ترے تن پہ بھیجی
ہم کہینگے یہی جب حشر میں ہوگی طلبی	حربا سید مکی مدنی العربی

دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقی

جنیت لعل کو پتھر سے اگرچہ ہے بجا	اگر کہیں لعل کو پتھر بہ نہیں ہے زیبا
----------------------------------	--------------------------------------

بنی آدم میں گنوں تجھ کو میں کیونکر ثنا
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسب

اک زلیخا کو تھی یوسف کی محبت ہر دم
عشق لیلا میں نہ جز قیس رکھا کوئی قدم
سارا عالم تجھے کہتا ہے اسی فخر عالم
من بیدل بجال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ حال ست بدین لوح العجب

مصر اور شام عرب سے تھے زیادہ مشہور
فارس و روم تھے سب ملک میں سرسبز و فوار
لیک غرت یہ عرب کو ہی جو دینی تھی ضرور
ذات پاک تو دریں ملک عرب کرد ظہور

زاں سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

ذات اقدس تھی تری چشمہ فیض و انعام
کیوں نہ سیراب ہو باغ دل انصار کرام
پھول کر کے خوشی کے یہی کہتے تھے تام
نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زاں شدہ شہرہ آفاق بشیرِ ربی

جب زمین پر سوا پیدا تو اسی شاہ لولاک
فخر افلاک پہ کرتی تھی زمیں یہ بے باک
واہ کس ڈہریے نخل کو کیا ایزد پاک
شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامیکہ رسیدی ز سر پہ بیچ نبی

بحر عالم میں تری چاہ سے اسی خضر صفات
موج زن سینہ میں کیا کیا نہ الم ہیں بہیات
کیوں نہ ہم ہائی بے آب سا تڑپیں ذرات
ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

لطف فرما کہ زحمتی گذر دشت لبی

آئے کب خشر میں میرا کوئی دسا ز نظر
دست و پامیر مجھے آتے ہیں غماز نظر
بس ہے اس عاصی کو اک تیری سزا فرما نظر
چشم حمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقی ہاشمی و طبلی

شب سراج تو فردوس میں پہنچا حیدم
خو رو غلماں لگے سب چومنے آ کے قدم
کہا رضواں نے لصد عجز زباں سے پیہم
نسبت خود بگت کر دم و بس منقطع علم

زانکہ نسبت لبگ کوئے تو شد بے ادلی

ہے مفرج سے ترے وصف کے فرحت دل کی
تیرے مجھون محبت سے شفا ہے اپنی
یاوشہ تم بھی کرو دردیہ شعر قدسی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی

ایضاً

ہوں میں اک ذرہ تو خورشید رسالت ہے بنی
وصف خورشید ہوزرہ سے یہ ہے بوالعجبی
ہر دو عالم میں ہے روشن تری والا حبیبی
مرحبا سید مکی مدنی العسری

دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقی

نور تھا جسم ترا نور کے سا پنچے میں ڈھلا
کھینچے جب صاف کر نبد کمر سے آیا
اور کچھ کہ نہیں سکتا ہوں یہاں سے سوا
نسبت نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نشی

دیکھ کر روئے مصفا تراے شاہ احم	آئینہ ہو گا خجالت سے مکدر ہر دم
بلکہ یوں صاف کہے کھا کے سکندر کی قسم	من بیدل بحال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ حال است بدیں بوالعجبی

سبز زیں ملک عرب کی تھی نہ آگے مشہور	پرفضا تھی نہ صفا تھی نہ تو سر سبز و نور
اس کا اعزاز بڑا نا تھا خدا کو منظور	ذات پاک تو دریں ملک عرب کو دظہور

زاں سبب مدہ قرآن بزبان عربی

کیا کلام اس میں ہے شیریں تر از ہر ایک کلام	تلخ کاموں کو کیا تو نے عجب شیریں کام
ایر رحمت سے ہوں سیراب کیوں خاص نام	نخلستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زاں شدہ شہرہ آفاق بشیریں طبی

میں ہوں اک بندہ ناچیز تو سالار احم	میں ہوں کمتر تھے برتر میں جفا تو ہے کرم
خوف ہے تا نہ غضب ہو ترا مجھ پیریم	نسبت خود بگت کر دم و بس منتفعم

زاں تکہ نسبت بگ کوئے تو شد بے ادبی

تھی نہ کچھ پیش نظر طاعت رب اکبر	عین عصیاں میں ہوئی آہ مری عمر بسر
مثل ز گس سہ تن چشم ہوں ہر شام و سحر	چشم رحمت بکشا سوس من انداز نظر

اسی قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

قاب تو میں ہے مکان اور تو شاہ لولاک	تجھ کو ہی وصل سے حق اپنے کیا فرحت ناگ
ہو گئے پست ملائیک کے بھی فہم و ادراک	شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

	ہمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ بنی	
کیا ضروری گی ہمیں شریں سیل آفات	عزق ہیں بحر محبت میں ترے ہم دن رات	لب کوثر بھی ہے لب پہ ہمارے یہ بات
ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات	لطف فرما کہ زحدمی گذر دتشنہ لبی	
ہوگی جز شربت دیدار نہ صحت میری	باد شمشہ درد سے ہجراں کے جھپے بیتابی	کیوں نہ قدسی کی طرح عرض کروں گا نیچی
سیدی انت جیبی و طیب قلبی	آمدہ سوے تو قدسی پے درماں طلبی	
<h2 style="text-align: center;">خمسة قصیدیں غزل شمس تبرہ کی</h2>		
کعبہ مقصود خلق و نادسی دلہا توئی	حبذا ورم غم غم غم نور افزا توئی	عاصیاں را روز محشر امن و ملجا توئی
یار رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی	برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی	
دولت دیدار حق سے کون ہے یوں کامیاب	عالم بالا پہ جا کر کون یوں آیشتاب	قاب قوسیں کا ملا تجھ کو مقام با صواب
ورثہ معراج بودے جبرئیل اندر رکاب	پا نہادہ بر سر بر گنبد خضر توئی	
تجھ سے ہی ہم پر کھلے توحید کے رزم و نکات	منظر ہر سرار رب مبینک ہے تیری ذات پاک	

صورت انجم درخشاں کیوں نہیں تیر و صفا
نازنین حضرت حق صدر بدر کائنات

نور چشم انبیا چشم و چراغ مالتوی

یابنی شیطان نے ڈالی ہمہ غفلت کی کند
قید میں حرص و ہوا کے ہو گئے ہم سخت بند
رحم کرب رحیم کرامی عاجزوں کے درمند
یا رسول اللہ تو دانی امتانت عاجز اند

عاجز انرا راہ نمبار نہا شامالتوی

بادشہ بالاہے بام مدحت خیر الورا
کیا کرے پرواز تیرا طایر فکر رسا
جس جگہ قاصر ہیں سائے انبیا اولیا
شمس تبریزی چھ اند لفت تو پیغمبر

مصطفیٰ و محبتی و سید اعلیٰ توی

خمسہ تضمین قصیدہ نظام

یہ کسکی الفت سے میں طپاں ہوں یہ کسکے دیدار کا ہوں خواہاں
بھڑے ہیں میرے دل اور جاں میں ہزاروں حسرت ہزاروں رماں

خبر رساں ہے نہ کوئی میرا مری تلی کا ہے یہ ساماں
صبا بسوے مدینہ روکن ازیں ثنا گو سلام بر خواں

بگرد شاہ رسل بگرد و بعد تضرع پیام بر خواں

ہے میرا ممدوح مومنودہ ہے جس کا ملج رب یزدان

	محبت اسکی ہے اصل میاں اسی کا ہے ذکر جان عرفاں
چمن میں عالم کے مثل بلبل ہوں یوں ہی میں نغمہ سنج ہر آں	صبا بسوئے مدینہ روکن ازین شنا گو سلام برخواں
	بگرد شاہ رسل بگرد لب بد تضرع پیام برخواں
	وہ ہیں مبارک کہ جکے دل ہیں نبی کے عشق و دلا سے مسلو خوشا نصیب انکے جنکو ہر دم ملا زیارت کا عمدہ قسا بو
فلح عقیقی جو چاہتا ہے دلا یہ غفلت کو چھوڑ کر تو	سنہ بچندیں ادب طرازی سر ارادت بنجاک آں کو
	صلوٰۃ وافر بروج پاک جناب خیر الانام برخواں
	میں و اصف روئے مصطفیٰ ہوں نہیں ہے گلشن سے کام مجھکو ہوں شیفۃ انکے گیسو و لکنا غرض نہ سنبل سے ہے سرو
کدہر ہے تو لے نسیم سحری بھٹکتی پھرتی ہے کیوں ہر اک سو	سنہ بچندیں ادب طرازی سر ارادت بنجاک آں کو
	صلوٰۃ وافر بروج پاک جناب خیر الانام برخواں
	مزار اس سید البشر کا خدا ان آنکھوں کو میرے دکھلائے کروں تمنا نہ اذہر کوئی جو مد عامیرا مجھ کو مل جائے
وہا جو پہنچوں تو روح سے میری دم بدم مجھ کو یہ صدا آئے	

بہ باب رحمت گئے گزر کن بہ باب جبریل کہ جہیں سائے	
سلام ربی علی نبی گئے بہ باب السلام بزخاں	
ولامزار رسول حق پر ترا مقدر جو تجھ کو پہنچائے	
قسم خدا کی خوشی کے مارے تیرا کچھ عالم ہی اور ہو جائے	
تو کر لے ہر در سے فیض حاصل بھرا ایسی دولت کہ اسے تو پائے	
بہ باب رحمت گئے گزر کن بہ باب جبریل کہ جہیں سائے	
سلام ربی علی نبی گئے بہ باب السلام بزخاں	
ای ختم مرسل شفیع شہر شدہ دو عالم حبیب والا	
یہ تیرا رب ہے کس نے پایا تجھے جو پایا احد کو پایا	
تری زیارت کیا یہ طریقہ بیان کرتے ہیں بعض عرفا	
بشوز خود صورت مثالی ساز بگزار اندر آں جہاں	
بصوت خوش سورۃ محمد تمام اندر قیام بزخاں	
لکھی ہے غزل نظام کی میں نے آج تضمین بطور زینکو	
زہے سعادت زہے مقدر جو اس کو شرف قبولیت ہو	
حضور نبوی میں جانیا لوں سے تم بھی لے پاؤ شاہ کھدو	
بنغمہ درو آشناسو لجن داؤد ہم نوا شو	
بہ بزم پیغمبر اس غزل راز عبدعاصی نظام بزخاں	

خمس تضرعین غزل کافی

بخت خواہید نہ کیوں اپنا جگانا چاہئے	نعمت سی یہ بیشک ہاتھ لانا چاہئے
باغِ حنبتِ حشر میں خالق سے پانا چاہئے	بارِ عشقِ احمدی کافی اٹھانا چاہئے

اگر نہیں یہ غم تو علم سے مری جانا چاہئے

ختمِ مرسل سرور دیں دو جہاں کے پشوا	مال و جان و دل زن و فرزند سب ان پر فدا
انکی گرافت نہ ہو پھر دعویٰ ایماں ہے کیا	جبکہ ٹھہرے عین ایماں حبِ محبوبِ خدا

اپنے ایماں کو بھلا پھر کیا چھپانا چاہئے

رحمتِ عالمِ لقب ہے آپ کا ہی یا رسول	آپ کی ہوگی شفاعت درگاہِ حق میں قبول
کب ہے وہ مومن کرے جو آپ کا فرمانِ اول	دین و ایماں آپ کی الفت سے ہوتا ہے حھول

طالب ایماں کو یہ باتیں سننا چاہئے

نزع تک امت کا تھا غمخوار جو شام و سحر	اسکی الفت سے رہیں ہم کس طرح اب بے خبر
حق تعالیٰ کے غضب کا کیا نہیں خوفِ فطر	ہیں کدہ روہ منکران الفتِ خیر البشر

بے تمیزوں کو ذرا مجھ تک تو لانا چاہئے

حبِ احمد کی نہیں جن گمراہوں کو ہے طلب	انکو شیطانِ لعین نے آہ بہکایا ہواب
اگر خدا چاہے نہیں لے مومنوں کا عجب	شاید آجائیں طریقِ راستی پر بے ادب

در عشق مصطفائی کو سنانا چاہئے	
دو جہاں میں سب سے بڑی ترسکی عزت نان ہے کچھ بھی گروں میں تھا کسے خواہش میان ہے	قرب حق کی راہ کس کے عشق سے آسان ہے
ہر شے سے آپ کو محبوب جانا چاہئے	
دل مصفا نئی محبت حاصل علی روئے اظہر ہوئے والا حبّہ اصل علی	نور خالق تھا سرا پا حبّہ اصل علی زلفِ شکیں ماہِ سیما حبّہ اصل علی
ایسے محبوبِ خدا سے دل لگانا چاہئے	
غنجہ دل کیا نسیم شوق سے ہوتا ہے وا یاد کر لطفِ تبسم سید کو نین کا	گلشنِ نبی کا اگر تصور ہو ذرا موجبِ فرحت ہے بیشک آپ کی ہر کراہ
دل یہی کہتا ہے ہر دم سکرانا چاہئے	
اسیہ نازلِ رحمتِ حق کیوں نہ ہو افلاک سے سیرئی کافی نہیں ممکن ہے نعتِ پاک سے	تر زباں رہتا ہے جو ذکرِ شہِ لولاک سے پادشہ ہے یہ صد ہر دم دلِ غنماک سے
عندلیب زار کو گل کا فنا چاہئے	
<h1>خمرِ تضمینِ غزلِ لطف</h1>	
کب سائی ہوگی نختِ نارسا کے واسطے	غمزدہ ہوں کس حصولِ مدعا کے واسطے

چشم و دل پر قف ابّہ و بیکہ واسطے	اے فلک لے چل مدینہ کو خدا کے واسطے
دل تڑپتا ہے حبیب کبریا کے واسطے	
مظہر نور خدا اور خاتم نبیہ اس	شافع روز قیامت باعث کون و مکاں۔
گو کہ ہے قرآن میں سجد شان والا کابیاں	لائے یہ بندہ کہاں سے حق تعالیٰ کی زباں
احمد مرسل ترے وصف و ثنا کے واسطے	
اشرف خلق خدا ہے آپ کا بیشک وجود	آپ کے باعث ہوا سبے نمود و نہ نمود
تھی رواں ہر دم نسیم رحمت رب دود	باغ میں جا کر ٹرپا جب روح احمد پر درود
کھل گئے غنچوں کے منہ صل علی کے واسطے	
جرم میں اس عمر کو برباد ہم نے کر دیا	حیف ہے ہم سے نہ کوئی کام نیکی کا ہوا
بس ہے یہ سکو وسیلہ مغفرت کا ایخدا	لیچے ہیں اس جہاں سے داغ عشق مصطفیٰ
اور اب کیا چاہئے روز جزا کے واسطے	
قدرت خالق ہوی جلوہ نما بہر نبی	نعمتیں حق نے کئے کیا کیا عطا بہر نبی
عقد لاخل بھی ہو تو ہوگا وا بہر نبی	ہوتی ہے مقبول درگاہ خدا بہر نبی
باتھ جب امت اٹھاتی ہے دعا کے واسطے	
گو کہ ہوں بیمار و اٹم ہجر کے آزار کا	واسطے صحت کے استہیجی پکی چشم عطا
بلکہ کیا میری حقیقت اور کیا رتبہ مرا	بارگاہ احمد مرسل ہے وہ دار الشفا
امین گئے عیسیٰ جہاں اپنی دوا کے واسطے	

نور حق ستر بپا تھا حسن سرور سے عیاں	مہر و مہ میں یہ تجلی یہ ضیا ہوگی کہاں
اس طرح محو لقا ہے دل ہمارا ہر زمان	ظلمت شب پر ہوا ہے روز روشن کا گماں
روئے ہیں جس نرات اس بدرالدجے کی واسطے	
کیوں رہوں خار عذاب حشر سے خاطر ملول	داہن امید میں ہیں نعت پیغمبر کے پھول
ای فرشتہ مرتبہ یہ اور ککو ہے حصول	اگر کی گرمی سے گھبرا یا جو مداح رسول
اکھل گئی جنت کی کھڑکی بس ہوا کے واسطے	
راہ عرفاں میں جسے حاصل ہوا صدق یقین	عین عشق حق ہے اسکو عشق ختم المرسلین
یا دشمنہ نادانوں کو اس کے کچھ بہرہ نہیں	میم احمد کے نہ کرنا راز کوا فشا کہیں
بند کر لے لطف منہ اپنا خدا کے واسطے	

خمس تضمین غزل لادری

مجھے اب راہ عرفاں کی دکھایا رسول اللہ	مزدہ عشق حقیقی کا چکھا دیا رسول اللہ
غم و نیامرے دل سے مٹا دیا رسول اللہ	محبت غیر سے میری چھڑا دیا رسول اللہ
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا دیا رسول اللہ	
اگر گشت جہاں میں تخم کچھ نیکی کا میں بوتا	نثر پاتا قیامت میں نہ دیکو رنج یہ ہوتا
نہیں ہے کچھ خبر اب تک عبت و قاتلوں کھوتا	لگا تکیہ گناہوں کا پڑا ہوں رات دن سوتا

مجھے اس خواب غفلت سے جگا دو یا رسول اللہ	
تھکے حسن پرشانا سب پناہ فرواروں کبھی دکھ کروں صدقے کبھی اپنا جگر واروں	حقیقت انور کی کیا میں اپنا چشم سرواروں مے تن کی رگ جاں آپ کے اقدام پرواروں
مجھے اس روز محشر میں بجا دو یا رسول اللہ	
مشرف یا بنی فرانس مجھ کو آپ رویت سے کہوں نزدیک جا کر یوں ادبے اور منت سے	سماؤ نگاہ اپنے پیرہن میں فرط راحت سے تمنا ہے سخن سننے کی دل میں ایک مدت سے
لب شیریں سے دو باتیں بنا دو یا رسول اللہ	
تمہارا کلمہ طیب زبان پر جو کہ لاتے ہیں۔ کہاں اسی بادشہ خوشنوا قارب کام آتے ہیں	عذاب نزع سے ہرگز نہیں خوف کھاتے ہیں اندھیری قبر میں مجھ کو اکیلا چھوڑ جاتے ہیں
شفاعت کا دیار روشن لگا دو یا رسول اللہ	
<h2>خمس لغتیبہ</h2>	
قصہ ہے امی طبع کوئی نظم اب خوشتر لکھوں وصف کچھ گیسو کا یا وصف رخ دلبر لکھوں	ہر سخن شیریں مثال شیر اور شکر لکھوں قصہ ہجران لکھوں یا عشق کا دفتر لکھوں
سب سے بہتر ہے کہ لغت ختم پینیر لکھوں	
یابنی دونوں جہاں میں کون ہے تیر مثال سارے اگلے انبیا کو تھے عطا جو جو کمال	سب ہیں عاشق حق کے لیکن تیرا عشق دلجمال ذات والا میں تری سب جمع تھے بے قیول و قال

	کیا مجھے طاقت کہ تیرا تہہ برتر لکھوں
تو نہوتا تو ظہور خسلق تھا پھر کیا ضرور سب کا تو سرور ہے سب محکوم ہیں تیری حضور	واسطے تیرے ہوا ہے سارے عالم کا ظہور کیا ملک کیا جن و انسان اور کیا غلمان و حور
	قدرت خالق کا تجھ کو یوں نہ میں ظہر لکھوں
نور سے اپنے یہاں تن کو ترے رختاں کیا عرش غظم کے پرے تجھ کو یہاں ہوا لیا	کی فقط اک حسن و خوبی حق نے یوسف کو عطا طور پر موسیٰ کو و اس معراج کا منصب ملا
	کو لسا تہہ ترا اسی دین کے رہبر لکھوں
امتی کو کون ہے جزیرے اسی عالی وقار اہل عصیاں سیکڑوں ہو جائینگے دوزخ سیرا	نفسی نفسی جب کہینگے انبیائے نامدار ہو دے گراک جنبش لب تیری پیش کردگار
	کیا تیری قابل ثناءے شافع محشر لکھوں
جز ترے محشر میں مجھ کو ہے کہا جائے نہا کس زبان سے مدح کا دعویٰ کروں اریا و شاہ	سر بسر میں معصیت میں مبتلا ہوں آہ آہ کیا میری طاقت مجھے کس علم میں ہے و سنگا
	کون ہوں کیا جانتا ہوں کیا لکھوں کیونکر لکھوں
قصیدہ	
نقطہ نقطہ ہے قلم کا مرے دریکیت گلشن طبع سے کھلتے ہیں شگوفے کیا کیا	جوش پر بحر سخن آج ہے دریا دریا ہر نفس کیوں نہوا بہ ہمنفس با و بحر

سبت ہر چہ رہوں لیکن ہے مرا غم بلند
 اوج پر ہے مرا شہباز خیال آج کے دن
 آہو گیری کا عدو کے نہیں کچھ خوف مجھے
 ہر شمعور ہو نہ کیوں صورت مجنوں مجنوں
 دیکھے فرما اگر عذب بیانی میری
 کیوں نہ نازاں میں رہوں غامہ قمر اس پرآ
 میرے مضمون کی صفائی سے ہے حیرت انکو
 چشمہ فکر سے ہو میرے جو کوئی سیراب
 کس کو یہ فخر نہیں میرا پسند خاطر
 یغنے میں اسکا تہ دل سے ہوں محو توصیف
 ہے وہی فخر رسل فخر زماں فخر زماں
 جتنے اعزاز تھے جتنے تھے کمال و درجات
 دین اس کا ہو نہ کیوں ناسخ ادیان سلف
 جستجو سائے جہاں کو ہے رضائے حق کی
 جو جو ہونا تھا ہوا اسکے ہی ہونی سے عیاں
 اس کے آمد کے ہی تھے جملہ رسل مژدہ سال
 اسکو ہے ربط عجیب عالم و حق کے مابین

نار سا گرچہ ہوں رکھتا ہوں مگر ذہن رسا
 سر جھکا دینگے نہ کیوں طائر معنی صدا
 چشم بد دور میں منظور نظر ہوں سب کا
 مثل محل ہے مری فکر تو مضمون لیدلا
 کیا عجب عشق پوشیریں کا جو اسکو پھیکا
 یہی گو ہے یہی میدان یہی چوگان میرا
 دل آئینہ کو بے وجہ نہیں ہے سکتا
 خضر سا اسکو ملے ذائقہ آبِ لب
 کون کہتا ہے تعالیٰ ہے میری بیجا
 خالق ہر دوسرا جس کا ہے خود مدح ہر
 فخر کا لفظ ہے خود فخر اسی سے پایا
 پائے سب اس نے مگر ایک خدا آئی کے
 مہر کے آگے کہاں ہتی ہے انجم کی ضیا
 حق کو مطلوب اگر ہے تو فقط اسکی رضا
 اسکے مانند ہوا کوئی نہ اس پر ہوگا
 اس کے امت میں ہی ہوئی تھی ان سب کو جا
 نزد عرفا ہے لقب برزخ کبرائے اس کا

اس نے یک پل میں زمیں سے کیا تاعش بریں
 اس کو مہل ہوئی دیدار الہی بے کیف
 کس گنہگار کو دوزخ سے رہائی ہوتی
 درگہ حق میں شفاعت ہو اسی کی مقبول
 اس کے اعجاز کا اور اس کے خصائص کا کیا
 حسبِ طرح جسم سے ہے روح ہماری الطف
 اسکے ہی لپشت پہ تھا مہر نبوت روشن
 کیا یہ مکتائی محبوب تھی حق کی منظور
 یا کہو نور الہی کا تھا سایہ جب وہ
 ابرگر سایہ گن او سپہ ہو کیا اوس کا عجب
 اس گل گلشنِ جوہی کا جو ہوتا تھا گذر
 دور و نزدیک سے یکساں دھنسنے آتی تھی
 حسن میں اسکے صباحت بھی ملاحت بھی تھی
 کیا ملاحت تھی صباحت بھی فدا تھی چہر
 اسکی ہی روئے منور کی خجالت ہی یہہ
 نہ فقط اس کا سراپا ہی تھا بے مثل و نظیر
 دیکھتے حضرت آدم بھی یہ کہتے اسکو

انٹے بچھا ہے جہاں کون دہاں تک پہنچا
 دیکھنا جو کہ تھا دیکھا وہ جو سننا تھا سنا
 روزِ محشر نہ اگر اس کا سہارا ہوتا
 اسکے صدقے سے ہی ہم دیکھنے جنت کی فضا
 کس کو طاقت ہے رقم کر کے پورا پورا
 جسم یوں ہی تھا ہر ایک روح سے الطف اسکا
 اس کا سایہ تھا زمیں پر نہ کسی نے دیکھا
 اس کے سایہ کا بھی ہونا نہ گوارا رکھا
 سایہ کے واسطے سایہ نہیں ممکن اصلا
 ذات پاک اسکی تھی خود سایہ افضالِ خدا
 مثل گلزار ہر ایک کو چہر مہک جاتا تھا
 اوسکے آوازیں اعجاز تھا کیا حق نے دیا
 رنگ بو پھول میں باہم رہیں جیسے کجیا
 کیا صباحت تھی ملاحت ہوئی جسکی شیدا
 مہر انگ ہے طپاں داغ ہے مہ نے پایا
 دلربائی میں بھی مکتا تھی ہر ایک اسکی ادا
 نسبتی نیست نہات تو بنی آدم را

<p>وقت شب پائی ہے عائشہ نے اپنی سون چکیا شور ہوئی چاہ انس شیریں تر آسماں پر سوا دم بھر میں قمر و نکڑے سیکڑوں تشنہ دہاں فوج کے سیراب ہو حیف کس منہ سے رسالت کے تھے منکر اعدا اس کی یکذات میں تھے جمع یہ کیا کیا اعجاز حسن یوسف دم عیسےؑ یہ سیفا داری ملح کیا اسکی لکھے پاوشہ پیچداں دخل اپنا ہے تا اسکے ثنا گویوں میں اور کیا چاہئے بہبودی عقبی محجھ کو</p>	<p>اللہ اللہ یہ کیا اسکی تھی ذہاں کی ضیا جب ذرا سادہ لعاب اپنے دہن کا ڈالا تیغ انگشت سے یک اسنے اشارہ جو کیا سوا انگشت سے پانی کا روان ہوا را اسکی تصدیق پہ جب شجر و حجر تھے گویا واہ کس خجلی سے یہ شعر کسی نے لکھا آنچہ خوباں ہمہ دارند تو داری تنہا حوصلہ کچھ نہیں پر اسنے یہ شوق ہوا جیسا یوسف کی خریدار بنی تھی بوڑھیا یہ قصیدہ ہو جو مقبول حضور والا</p>
---	--

حکم کرتا ہوں سخن کیجئے سب دروزباں
 دمدم صل علی اصل علی اصل علی

قطعاً تاریخ طبع کشا ہاں

از جناب سٹیج محمد سہیل صاحب منجم ساکن برائیں

خوبی جمعہ نعت نبی عشق کے جذبات ہیں جلوہ نما

کان محبت سخن بادشاہ گنج طبر روح فراہ سخن شاہ معنی کا ہوا ہے طہور	حسن عفت کا مرقع مجید بہرِ رضیان گسٹہ شفا جس میں عشاق پیسید
سال یہ مغموم کہو سو کے شاد کنجِ حسنِ نعت حبیبِ خدا	
از جناب خواجہ ترضی حسین صاحب تبسم ساکن ایں	
خوب ہے نعت شہ جن و بشر معنی بادشہ ملک سخن	شان میں جہی ہے آیا لولاک جانے کیا جکا ہو قاصرِ اداک
کہد یا سال تبسم میں نے دفترِ نعت نبی احمد پاک	
از جناب ابوالمقبول محمود حسن صاحب محمود و انباری تمیز حضرت مغموم ظلم	
میرِ مخدوم و منظم بادشاہ شہرگوئی میں تھے آپ اپنی نظیر تعلیقہ اشعار کا مجموعہ یہ دیج خواں سپہر کیوں سو گئے فدا	شاعر جاد ویاں شیرِ مقال صاحب علم و لیاقت ذی کمال انکی ہی تصنیف کا ہے بہت مال دکھش و لچپے یہ قیل و قال

اس میں ہے نعت جنیب و الجلال
حضرت عبدالرشید خوش خصال

حزرجاں سلم بنائیں کیا عجب
جبکہ کی فرمائش تاریخ طبع

اکہد یا محمود میں نے فی البدیہ

ملح پیغمبر الہ بمیشل سال

۵۸۲ × ۱۳۵۴۲

۱۹۶۲۳

از خاکسار خطیب محمد عبدالرشید عفی عنہ فرزند مصنف مہم

دلکش و زیبا کلام نعتیہ انکلی یہ
فضل کے اور اپنی سعی چھاپا یہ
انکی ہی تائید سے کام آجوا پور ہے یہ

تھے جو میر و والد مقور حضرت شاہ
جنگ کے میں نے ان کا کل کلام نعتیہ
حضرت مخدوم جوین خواہ اپنے قدیم

اگر کوئی پوچھے تو سال طبع اکہد و رشید

نعتیہ اشعار کا مجموعہ زیبا ہے یہ

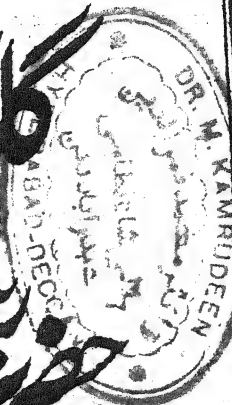


رازم محمود کاتب سید اختر بیوان بجلوری

فتاویٰ احمد حسن خان عظیمی

الحمد لله والحمد لله

گلستان
حضرت اکرم



جناب فاضل محمد حسین صاحب حازم ساکن قصبہ ڈاکر س ضلع
ایوت محل ملک برار ابن جناب شمس الدین صاحب ساکن ڈاکر س

باہتمام

احقر انام محمد عبد الصدیق

مطبع مجتبیٰ و قلمکھویں مطبع ہوا

والہم	بسم
الحمد	لہ
۲۵۱	ح
۲۵۱	ح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مال يوم الدين الصلوة والسلام على سوسيدنا ومولانا وصيبننا وشفيعنا وبنينا محمد سيد المرسلين خاتم النبيين
رحمة للعالمين شفيع المذنبين محبوب العالمين وعلى آله واصحابه واوليائه اجمعين
اليوم الدين برحمتك يا ارحم الراحمين اما بعد كثر من محمد يمين تخلص حازم
خلف جناب شمس الدين صاحب ساكن وكرس تعلقه دارو ضلع الوصل
عفا عنه الله الفقار مولف كد رسته هدايا شايقين وناظرين كي خدمت سراپا برکت
مين عرض کرتا ہے کہ مجکو شوق نعت خوانی ہے اور حضرت سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کی نعت شریف میں غزلین کہا کرتا ہے ایک
روز ول میں خیال آیا کہ کوئی نعت رسالہ قابل خواندگی محافل میلاد شریف آنحضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وسلم حضرت افضل المرسلین خاتم النبيين شفيع المذنبين
رحمة للعالمين محبوب رب العالمين حضرت سیدنا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کی نعت شریف میں تالیف کر کے چھپوانا چاہیے لہذا یہ
کد رسته لکھا اور اس میں اپنا اور محمدی مکرری استاد می جناب مولوی شیخ محمد صاحب

خاقان مولود خوان مدارح البنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وسلم حنفی متبع تعلقہ
 پوسد ضلع ایوت محل ملک برار مصنف **گلدستہ خاقان** فی حمد نیردان سلمہ اللہ
 الرحمان اور محبی مکرئی جناب منشی محمد قاسم صاحب **حسان** صدر مدرس مدرسہ
 ہندوستانی ڈگر س تعلقہ داروہ ضلع ایوت محل ملک برار مؤلف **جیرانغ حسن**
 سلمہ اللہ الرحمان اور دیگر شعراء نامی کا کلام لغتیتہ درج کیا اور نام اسکا **گلدستہ**
حازم رکھاجنومات واصفان حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و
 اصحابہ وسلم و سخنوران نکتہ چین التماس ہے کہ اگر اس گلدستہ میں کہیں غلطی پائیں کجیاں
نعت شریف انگشت ایراد نہ اٹھائیں اصلاح سے شاد فرمائیں کہ بیچ
 نفس بشر خالی از خطا بود و رجب اسکی سیر کرین تو مؤلف اور حضرات شعراء ممدوح الصدر
 کو دل و جان سے بہ دعائے خیر یاد فرمائیں حضرت جل و علا خالق ارض و سما بطفیل
 سیدنا و مولانا حضرت احمد مجتبیٰ احمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وسلم
 میرے اس گلدستہ نعتیتہ کو قبول فرما کر مقبول خلافت کرے آمین آمین ثم آمین

الراقم محمد السیدین حازم - حنفی مؤلف گلدستہ نیرداساکن ڈگر س تعلقہ
 داروہ ضلع ایوت محل ملک برار عفی عنہ۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَوَلَدِهِ وَسَلَّمَ

غزل حمد باری تعالیٰ از تصنیف جناب فی شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان پور

وصف انسان سے ادا کیا ہو خدا یا تیرا عرش پر جو ر و ملک فرش پر انسان و طیور ہو کے بے ہوش گرے طور پر حضرت ہوئی آرزو ہے یہی حسرت ہے یہی ارمان ہے جن و انسان و ملک و تور و پری غلمان کے تیری یکتائی کی دیتا ہوں گواہی ہر دم	تو ہے یکتا کوئی ثانی نہیں حقا تیرا کرتے ہیں صبح و مسافر خدا یا تیرا نظر آیا جو او نہیں تو تجھ سٹی تیرا مجاہد دیدار میسر ہو خدا یا تیرا دل میں ہے خوف و خطر رب تعالیٰ تیرا کہ نہیں ہے کوئی کونین میں ہوتا تیرا
---	--

فضل کراویہ سداہر محمد ہر دم
یا خدا عاجز خاقان ہے بندہ تیرا

غزل نعت شریف حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم از تصنیف محمد حسین حازم مو

محمد مصطفیٰ کار و ضہ اطہر و ملک یارب دکھا دے جلوہ رکھے محمد مصطفیٰ یارب محمد مصطفیٰ کے وصل کا ساغر پلا یارب پڑھاتے ہیں جو مولود محمد مصطفیٰ یارب برائے مصطفیٰ قبول ہو یہ التجا یارب	ہمیشہ ہے یہی تجھے مری ہر دم دعا یارب تری درگاہ میں یہ عرض ہے میری سدا یارب نہیں مجھ کو تمنا آب کو شر کی خداوند عطا کر او نکو باغ خلد روز حشر یا اللہ بنائے مجھ کو خادم رو ضہ پر نور حضرت کا
---	---

بوقت پرکشش محشر وظیفہ ہو ہی میرا محمد مصطفیٰ شاہ ہدایہ علی یارب

یہی کہتا ہے حازم کوئی دن ایسا ہو یا اللہ

بلائین اپنے روضہ پر مجھے شاہد ہا یارب

بُلائین اپنے روضہ پر مجھے شاہد ہا یارب

غزل نقیبہ از تصنیف جناب شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان

ذکر احمد کا ہو رہا ہے آج
محفل مولید محمد مین
بنرم میلاد سرور دین کو
آؤ اس بزم مین مسلمانو
مجھے پہ نازل خدا کی رحمت سے

شورِ صلّ علیٰ بپا ہے آج
نورِ خالقِ برس رہا ہے آج
کنارِ شیکِ جنانِ بجا ہے آج
دورِ رحمتِ یہاں کھلا ہے آج
لبِ پہِ توصیفِ مصطفیٰ ہے آج

جیشدے میرے سب گناہوں کو

حق سے خالقان کی یہ دعا ہو

غزوان نعمتیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تصنیف مثنوی محمد قاسم حسام الدین

محمد ہے حامی و یاور ہمارا
در شاو دلا پہ ہے سر چارا
تناخوان کو ہے پیگر بین ہم بھی
فراق پیگر بین غم سستے سستے
لکھا کرتے ہیں خال شہ کی کھفت

غم ہے ہادی اور میر ہمارا
 نہ یوں اوج پر ہو تقد ہمارا
 اجارہ ہے خلد برین پر ہمارا
 جگر ہو گیا شل چمچ ہمارا
 ہر اک شعر ہے رشک اختر ہمارا

تہمین نون بخشہ کا حسان ہیکو

نغمہ ہے حامی و یاور ہمارا

غزل در نعت شریف از ضعیف محمد حسین حاتم مولف گدشته بهادری کرس

شوقِ دل سے جوہن مولود پڑھانے والے

ہیں وہی مستحقِ ظہر کمانے والے

سننے ہی بزمِ پیغمبر کی خبر آتے ہیں
حق سے پائینگے وہ جنت میں مکانِ گوہر
حشر میں دیگا خدا رتبہ اعلیٰ او کو
حکم اللہ سے وہ خود ہی مٹے دنیا سے

نعت محبوب خدا سننے سنانے والے
غم احمد میں جو ہیں آنسو بہانے والے
وہ خالق میں جو ہیں زر کے لٹانے والے
جو کہ تھے نقشِ شریعت کے مٹانے والے

ہیں وہ حق دار گلستانِ جنان اے حازم
عشقِ حضرت میں جو ہیں دل کو جانے والے

غزلِ نعتِ شریف از تصنیف جناب لوی شیخ محمد حبیب خاقان مولود خوان مقیم پور

رسول اللہ کے مولود کی محفل جماتا ہوں
سرِ محفل ثنائے روئے پیغمبر سنا تا ہوں
پڑھو ملکہ درود اے حاضرانِ محفلِ مولود
ہر اک حضار محفل با ادب صلوات پڑھتا ہے
خدا ہے شیفۃ جنت محمد نام ہے جنکا
کوئی او پر فدا کرتا ہے مال و زر کوئی زیور
نہیں ہے فخر جگو شاعری پر ہے فقط اسیر
سنانے وصف شاہِ انبیاء عاشقِ احمد کو

خدا کے فضل سے میں توشہ بھٹی کتا ہوں
مثالِ آئینہ ہر ایک کو حیران بنا تا ہوں
تجھیں اب ذکر میں مولود احمد کا سنا تا ہوں
زبان پر اپنی جسدِ نام احمد کا میں لانا ہوں
زہے قسمت او میں کا شیفۃ میں بھی کتا ہوں
میں نقدِ دل شہِ لولاک پر اپنا لٹا تا ہوں
کہ میں مداحِ محبوب جناب ہی کتا ہوں
میں سر کے بل محبوب محفلِ مولود میں لانا ہوں

مرے دیوان میں ہے تحریر خاقانِ حق احمد
اسی باعث اسے آنکھوں سے میں انہی لگتا ہوں

غزلِ نعت از تصنیف محمد لبیب حازم حنفی مؤلف گلہ رستہ ہذا ساکن ڈاکر س

حضرت محبوب رب انیرد غفار کا
دل نہ ہو خواہاں مرا بچہ خلد کے گلزار کا
دل میں ہے ارمان از حد آپ کے دیدار کا

ہوں شاخِ خوان میں جناب احمد مختار کا
دیکھوں گر خواب ہی میں روضہ محبوب حق
یاد رسول اللہ دکھلا دیجئے اپنا جمال

گر لکھون توصیف کوئے حضرت خیر الورا	ہو گمان ہر صفحہ دیوان پر گلزار کا
شاعرون میں بولایا خدا میرا ہے	ہوں ثناخوان میں جناب احمد مختار کا
تھر جنت ہو عطا و سکو خدا یا روز حشر	جو پڑھاے شوق سے مولد شہ ابرار کا

روز اول سے ہوں حازم میں ثناخوان ہول

اسلئے شہرہ جہان میں ہے مرے اشعار کا

غزل نعتیہ از تصنیف جناب شی میرا رمان علی صاحب ارمان ملازم ڈاکخانہ منگولان میر

بزم میلاد میں جو آتے ہیں	مطلب دل وہ اپنا پاتے ہیں
جو کہ منکر ہیں منہ چھپاتے ہیں	آنکھ سے آنکھ کب ملاتے ہیں
مہم کا پردہ جب اوٹھاتے ہیں	تب جمال احد کو پاتے ہیں
جس جگہ ذکر خیر ہوتا ہے	آسمان سے ملائک آتے ہیں
شہ کے میلاد کی خبر سنکر	جو کہ عاشق ہیں دوڑے جاتے ہیں
جو کہ گم کردہ راہ تیر ہو	حضرت خضرؑ راہ بتاتے ہیں
ہجر میں تیرے یا رسول کریم	تیر غم دلپہ اپنے کھاتے ہیں
نار دوزخ سے کیا خطر اونکو	جو غلام نبی کہاتے ہیں
روح رنگین کے تصور میں	شمع سان دلوں ہم جلاتے ہیں

قلق و رنج و غم الم ارمان

ایک میں اور یہ جان کھاتے ہیں

غزل نعتیہ از تصنیف جناب مولوی شیخ محمد صاحب قان مولود خان مقیم پوسہ

دوست و حامد سجان ہوں نہیں جانتے کیا	اور احمد کا ثناخوان ہوں نہیں جانتے کیا
باغ جنت مجھے خالق نے عطا فرمایا	روضہ شاہ کا دربان ہوں نہیں جانتے کیا
اے نیکرین خدا سے ڈرو یہ بے ادبی	امت مشاوریوں ہوں نہیں جانتے کیا

ورد ہے مجھ کو بھی وصفِ مریح حضرت ہر دم
 تپش مہر قیامت سے نہیں خوف مجھے
 بخشو ایسے خالق سے مجھے یا مولا
 ہے تمنا کہ رہوں آپ کی خدمت میں مدام
 ہو لقب کوئی عطا مثل ادویسِ قرنی
 مجھ کو ہمراہ قیامت میں بھی رکھئے حضرت
 ہجیرین آپ کے مانند بلالؓ حبشی
 آپ دیدارِ پلا کر مجھے زندہ کیجئے
 کیون نہ پھر باغِ ارم کی مجھے جاگیر سے
 کیجئے میرا سلام اسے شہ کو نین قبول
 چار یاری بھی ہوں اور نہ تختی بھی بین ہوں
 کر بلا بھی کبھی پونچو عکا میں انشاء اللہ
 کیون نہ حل ہوں مرے سب عقدہ فانا بخل

میں بھی اب حافظِ قرآن ہوں نہیں جانتے کیا
 آپ کے میں تہ دامان ہوں نہیں جانتے کیا
 اپنے عصیان سے پشیمان ہوں نہیں جانتے کیا
 یا نبیؐ صاحبِ دامن ہوں نہیں جانتے کیا
 آپ پر میں بھی تو قربان ہوں نہیں جانتے کیا
 میں بہت بے سرو سامان ہوں نہیں جانتے کیا
 میں بھی باحال پریشان ہوں نہیں جانتے کیا
 یا نبیؐ مردہ بیجان ہوں نہیں جانتے کیا
 و اصف ختمِ رسولان ہوں نہیں جانتے کیا
 امتی آپ کا سلطان ہوں نہیں جانتے کیا
 آلِ واصحابِ نبیؐ قربان ہوں نہیں جانتے کیا
 عاشقِ شاہِ شہیدان ہوں نہیں جانتے کیا
 کہ غلامِ شہِ عمر دان ہوں نہیں جانتے کیا

نعت احمد میں ہے خاقانِ مراد دیوانِ قیام

میں بھی تو صاحبِ دیوان ہوں نہیں جانتے کیا

غزلِ نعتیہ از تصنیفِ محمد سلیمین تخلصِ حازم مولفِ گلہ ستر ہند ساکنِ ڈاکس

مکانِ فردوس میں اپنا بنائے جسکا جی چاہے
 یہاں نعتِ رسول اللہ سنائے جسکا جی چاہے
 نبیؐ کے عشق میں دلکو جلائے جسکا جی چاہے
 تو بزمِ مولودِ حضرت جمائے جسکا جی چاہے
 یہ سودا مفت ہر جلدی کمائے جسکا جی چاہے

رسول اللہ کا مولد پڑھائے جسکا جی چاہے
 ملکِ جن و بشر داخل میں اس بزمِ مقدس میں
 خدا ہوتا ہے خوش عشاقِ محبوبِ اتمی سے
 جیسے خواہش ہو باغِ جنتِ مادی کی لے یارو
 خریدے نیکیاں راہِ خدا میں خرچِ زر کر کے

مکان فردوس میں اوسکا نیک گاہِ واقع حازم
خدا کی راہ میں گھریاں لٹائے جسکا جی چاہے

دیگر

حال دل محبوبِ خالق کو سنانا ہے مجھے
داغ دل محبوبِ خالق کو دکھانا ہے مجھے
چادرِ صلِ علیٰ او سپرِ حیلِ با نا ہے مجھے
اپنی اب قسمت کو جلدی آزمانا ہے مجھے

سید ابرار کے روضہ پہ جانا ہے مجھے
جل رہا ہوں آتشِ ہجرِ رسول اللہ میں
جلد ہو نچا دے الہی شاہ کی تربتِ تملک
دیکھئے کب تک سائی ہوتی ہے حضرت تملک

عرصہِ محشر میں حازمِ نعمتِ ختم المرسلین
حضرتِ خلاقی عالم کو سنانا ہے مجھے

دیگر

بتادے بتادے بتادے بتادے
دکھادے دکھادے دکھادے دکھادے
پلا دے پلا دے پلا دے پلا دے
سنادے سنادے سنادے سنادے

خدایا مجھے تو مدینہ بتادے
خداوند عالم محمدؐ کا روضہ
الہی مجھے ساغرِ وصلِ حضرت
محمدؐ کے ملنے کا مشردہ خدایا

خداوند حازم کو حضرت کا خادم
بتادے بتادے بتادے بتادے

غزلِ نعتیہ از تصنیف جنابِ منشی محمد قاسم صاحبِ حسان صدرِ مدرسِ ڈگریں

شغل ہے دذراتِ نعتِ سید ابرار کا
ہے بھر و سہ سرورِ دینِ احمد مختار کا
کاٹتا ہوں میں کلیجہِ ہمدِ موکفار کا
میرے آگے کیا ہے رتبہِ منعم و زردار کا

ہے ہمیشہ عشقِ محب کو احمد مختار کا
بخشوا ینگے مجھے روزِ جزا اللہ سے
پڑ ہے وصفِ تیغِ ابروے جنابِ مصطفیٰ
دولتِ عشقِ نبی سے دل ہمیشہ ہے غنی

مثل اختر میں چمکتے شعر کے نقطہ مرے

وصف جب لکھتا ہوں خلی سید ابرار کا
عشق جو لکھتا ہے حسان احمد مختار کا
مستحق ہوتا ہے وہ فردوس کے گلزار کا

غزل نعتیہ از تصنیف جناب مولوی شیخ محمد صاحب خان مولود خوان مقیم پوسہ

بزم مولود میں اے مومنو آؤ تو سی
سستی گلشن جنت کے کہاؤ تو سی
گو خیر اپنی رہے یا نہ رہے یا شہ دین
مرحبا صل علی ہوگا زبان سے جاری
ایکی زلفت پہ ہو جاؤ نگا عاشق مولا
فراغت سے میں مانند صنبا جاؤ نگا
لطف فردوس معلیٰ کا اوٹھاؤ تو سی
مولید سرورِ ولک پڑھاؤ تو سی
میں عشق آپ مگر ہم کو پلاؤ تو سی
یا نبی خواب میں میرے کہیں آؤ تو سی
ہند سے مجھ کو مدینہ میں بلاؤ تو سی
مجھ کو اے خضرؑ رو طیبہ بتاؤ تو سی

ہے یقین داد سخن بزم میں دینکے احباب
غزل نعتیہ خاقان سناؤ تو سی

غزل نعتیہ از تصنیف جناب شبی محمد ریاض الدین صاحب تاج عمر ریاض متوطن بلہو

رہے جو مجھ کو بوقت آخر خیال رہے شہ بد کا
میں اپنے جی میں تھا یہاں شہد کہ مر اور تراز میں یہ کیونکر
یہ آرزو ہے کہ جسم لا غریب طیبہ میں پہنچے اڑ کر
طفیل توصیف زلف لب سے بنایا سلطان مجھ خزانے
میں ہوں عشق نبیؐ کا وحشی کہ دشت شیر میں نے بھی
تو بد مرنے کے اے عزیز و کن پہ نظر ہوو اٹھی کا
مگر جو دیکھا بنور جا کر نشان نکلا وہ نقش پا کا
آئی آجائے آج ایسا ادھر بھی جھوٹا کوئی ہوا کا
خون کا ملک میں کا چین کا ستار و ثبت کا اور خطا کا
لگایا اکھنوں سے سر پہ کھاملا جو ٹکرا مری قبا کا

بڑا جو مضمون قد گیسو تو بے شاعر ریاض خوشنوی
ہے طبع بانگی تری غضب کی ہے ذہن موزون تر ابلا کا

غزل نعتیہ از تصنیف محمد الیاس حازم مولف گلدستہ ہذا سکن ڈگر س

جناب شاہ امجد حضرت احمد محمد ص کا ازل سے شیفہ ہون میں رخ و گیسوئے احمد کا مجھے کہتے ہیں سب مداح شاہنشاہ و امجد کا فقط طالب ہوں یارب جہان حضرت محمد کا	میں عاشق ہوں دل و جان سے جناب شاہ امجد کا و ظیفہ ہے مجھے و الشمس اور واللیل کا ہر دم نبی کا مدح خوان ہوں لکھتا ہوں نعت نبی ہر دم نہ جگوز کی خواہش ہے نہ زرہ دارون کا مطلب ہر
--	---

خدا یا بندہ حازم کو دکھلا جلوہ حضرت ہمیشہ وہ بہت مشتاق ہے دیدار احمد کا صلی اللہ علیہ وسلم	عزل و نعت شریف حضرت رسول کرم صلی اللہ تعالیٰ از تصنیف شیخ محمد رضا خان
--	--

وصف لکھ کر شہ کوئین کے رخسار و ن کا مجھ کو سایہ جو ملے آپ کی دیوار و ن کا اپنی کلی میں شہ کون و مکان دیکے پناہ دہیان دندان و رخ حضرت احمد میں مجھے کوچہ مدح شہ دین میں آتے ہی ہمیں ہے سو آپ کے اے شاہ امم کون شفیع کالی کلی کا محمد کے خدا یا صدقہ ہے وہ محبوب جناب شہ کو لاک لاک دیکھ کر ہاتھ میں تلوار علی اکبر کے پڑتے ہیں شوق سے دیوان سخن دان میرا	استحق ہو گیا میں خلد کے گلزار و ن کا نام تک ہوں نہ میں فردوس کے گلزار و ن کا پردہ رکھ لینا قیامت میں سیہ کار و ن کا ہے تصور میرے پر نور کا اور تار و ن کا ملگیا راستہ فردوس کے گلزار و ن کا عرصہ حشر میں مجھ جیسے گنہگار و ن کا پردہ رہا ہے قیامت میں بیگار و ن کا جو بشر دوست شہ دین کے پیار و ن کا سینہ دہشت سے پٹا جاتا تھا کفار و ن کا ہے ہجوم اندرون یوسف پہ خریدار و ن کا
--	--

عشق ہے جن کو جناب شہ دین سے خاقان لطف پاتے ہیں وہی نعتیہ اشعار و ن کا	عزل نعتیہ از تصنیف جناب شبلی محمد عبد الحکیم خان صاحب ذوق تاجرتب لک مطبع حوالی
مدینہ میں میرا وطن ہوا اُنہی توسب دور رخ و رخ ہوا اُنہی	

کہتا ہوں خداوند کی رحمت کا یہی
 بزم مولود مشہودین میں داخل ہو کر
 جو خداوند سے مانگو گے یہاں پاؤ گے
 بزم میلاد محمد پر میں چھا جاتا ہوں
 میں بھی عشاق محمد میں گنا جاتا ہوں
 اہل محفل کو یہ میں فرود سنا جاتا ہوں

اللہ صل علی سیدنا و مولانا
 محمد و ہمارک وسلم
 ختم ہو جاتی ہے جب محفل میلاد نبوی
 ہو کے انگلیں میں خاقان چلا جاتا ہوں
 کو علی آل سیدنا و مولانا محمد
 دبارک وسلم

غزل نعت تریف حضرت سیدنا مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحابہ
 و سلم از تصنیف جناب محقق قاسم صاحب حسان مؤلف چراغ حسان صدر مدرس ڈگریس

مجھے اپنا جلوہ دکھاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 نہیں ہند میں اب طبیعت بہلتی
 طبیعت پریشان ہے ملک کن میں
 جلی جاتی ہے جان سوزالم سے
 غم و رنج میں مبتلا ہوں میں ہر دم
 مرے دلوں شیدا بناؤ محمد
 مدینہ میں محسوس ہواؤ محمد
 مدینہ میں جلدی بلاؤ محمد
 مرے دل کی آتش بجھاؤ محمد
 مجھے قید غم سے چھڑاؤ محمد

یہی کہتا حسان صبح و سہا
 مجھے اپنا جلوہ دکھاؤ محمد

غزل نعتیہ از تصنیف محمد فیضی خازم حنفی مؤلف گلہ رستہ ہذا ساکن ڈگریس تعلقہ دارو

یار رسول عربی در پہ بلا یا ہوتا
 آرزو اس دل بیتاب کی پوری ہوتی
 سرمہ طور کی کرتا نہ ہوس میں جو کبھی
 کب تنگ آتش فرقت میں جلاؤں لگو
 اور دیدار مجھے اپنا دکھایا ہوتا
 آپ نے روئے منور جو دکھایا ہوتا
 خاک روضہ کو ان نگہوں میں لگایا ہوتا
 آپا وصلت سے کہیں اسکو بچایا ہوتا

میرا ہوتا جو گزر روضہ شہ پر خازم
 یہ قصیدہ شہ انور کو سنایا ہوتا

عزیز و شافع محشر محمد ہی تو کیا غم ہی قیامت میں رسول اللہ ہی حامی مراد ہو رہائی ہے مجھے بچ والہ سے دوستوں حاصل محمد کی عنایت سے مرا جنت میں گھر ہو گا	مرا آقا مرار ہر محمد ہی تو کیا غم ہی انہیں عصیان کا جھکو ڈر محمد ہی تو کیا غم ہی ہمیشہ اب مرے لب پر محمد ہے تو کیا غم ہی مرا حامی مراد ہو گا محمد ہے تو کیا غم ہی
--	--

نہ رکھ عصیان کا حازم ڈر شفاعت کو محمد ہی
مدد پر شافع محشر محمد ہے تو کیا غم ہے

غزل نعتیہ از تصنیف جناب شیخ محمد صاحب کمال خان مولود خوان مقیم پوسٹ ضلع لویٹ محل

محمد مصطفیٰ اصل علی کی آج محفل ہے ملائک اس میں داخل ہو کے پڑھتے ہیں رو دایر خبر کر دو یہ سب کو سننے آئین مدح حضرت کو یہاں سب باہوٹھیں نہ بیٹھے بے وضو کوئی ملائک لیکے رحمت آتے ہیں اس نرم اقدس میں پڑھو مولود خوانوں شوق سے نعت رسول اللہ	شہ ہر دو سراصل علی کی آج محفل ہی محبوب خداصل علی کی آج محفل ہی حبیب کبریاصل علی کی آج محفل ہی یہ حضرت مصطفیٰ اصل علی کی آج محفل ہی یہ شاہ انبیا صل علی کی آج محفل ہی شہنشاہ ہداصل علی کی آج محفل ہی
--	--

پڑھو تم نعتیہ غزلوں کو اس مجلس میں امیر خاقان
یہ فخر انبیاصل علی کی آج محفل ہی

قصیدہ مولف

خدا یا مرتے دم میری زبان سے مصطفیٰ نکلتے ہمیشہ نام محبوب اسی ہو مرے لب پر مدینہ میں مجھے آئے قضا یا خالق عالم وصال سرور کو نین کا محتاج ہوں یا رب بلالے مجھے مدینہ میں کہیں حازم کو اچیلے	محمد مصطفیٰ اصل علی علی نکلتے سدا دل سے مرے صل علی علی نکلتے تمنا ہو مری پوری یہ دل کا حوصلہ نکلتے پلا دے وصل کا ساغر کہ دلا کا حوصلہ نکلتے کہ ارمان دلی او سکا محمد مصطفیٰ نکلتے
---	---

قصیدہ مولف

ازل سے دوستو شید احمد مصطفیٰ کاہون بوقت پریش محشر ہی میں صاف کہہ دے گا نہیں ہو خوف مجھ کو و غلور و قیامت کا مرا آقا مراد مرا یا در محمد ہے	محمد مصطفیٰ شاہنشاہ ہر دوسرا کاہون خدا یا اُمّتی میں حضرت خیر الورا کاہون نبی کا اُمّتی بندہ جناب کبریا کاہون نہیں مجھ کو غم محشر کہ بردہ مصطفیٰ کاہون
---	---

یقین ہے حق تعالیٰ سے مجھے جنت عطا ہوگی
کہ میں حازم سنا خواں خاص محبوب خدا کاہون

قصیدہ مولف

بنام و سوئے طیبہ ہر سبحان یا رسول اللہ دکھاؤں کیا بجا صورت خداوند و عالم کو دکھاؤں روضہ اقدس تنہا ہی دلی ہو چکر روضہ انور یہ دل میں تنہا ہی بچا ناشر کے دن مجھ کو دوزخ سے شہ عالم	بیان ہوں ہجر میں از حد پریشان یا رسول اللہ گناہوں سے بہت ہوں میں پشیمان یا رسول اللہ میں دیکھوں گلشن جنت ہمارا مان یا رسول اللہ شہید کی طرح ہو جاؤں قربان یا رسول اللہ کہ ہوں خوف جہنم سے پریشان یا رسول اللہ
---	---

بوقت نزع نکلے نام منہ سے آپکا اوسکے
یہی ہے حازم کتر کارمان یا رسول اللہ

قصیدہ مولف

میں ہو چوں مدینہ خدا کتے کتے اُمّی تنہا ہے جاؤں مدینہ خدا یا کرم تیرا مجھ پر ہو ایسا خدا یا ہول پر محمد محمد دم مرگ ارمان یہ پورا ہو یا رب	خدا اور شاہ ہدا کتے کتے چلون مصطفیٰ مصطفیٰ کتے کتے لکھوں نعت صل علی کتے کتے کتے عمر یا مصطفیٰ کتے کتے مکھجائے دم مصطفیٰ کتے کتے
--	---

مدینہ میں حازم کا دفن ہو یا رب
برائے یہ مقصد مراکتے کہتے

مولف قصیدہ

محبو طیبہ میں بلانا یا محمدؐ رسول
آپ کی فرقت میں کب تک میں سہوں رنج و الم
آپ کا شیدا ہوں حضرت وصل کا محتاج ہوں
روزِ محشر کا رہے کیونکر بھلا ہم کو خطر
جان نکالے جب مرے تن سے خداوند جہان
روضہ اقدس دکھانا یا محمدؐ رسول
تیغِ غم سے دل ہے پارا یا محمدؐ رسول
وصل کا ساغر پلانا یا محمدؐ رسول
جب سہارا ہو تمہارا یا محمدؐ رسول
نکلے اُسد لب سے کلمہ یا محمدؐ رسول

اپنے روضہ پر بلالو حازم کتر کو آپ
شیفتہ ہے وہ تمہارا یا محمدؐ رسول

قصیدہ مولف

یا خدا دکھلا مدینہ مصطفیٰ کیواسطے
جان بلب ہوں صدمہ ہجرتی سے یا خدا
آپ کی فرقت کے غم نے کر دیا لاغر مجھے
یا خدا رنجِ فراق شاہ سے ناچار ہوں
فرطِ عصیان سے نہ میں روزِ جزا نادم ہوں
مصطفیٰ شاہنشاہ ہر دوسرا کیواسطے
محبو ہو پوچھا دے مدینہ مصطفیٰ کیواسطے
لو خبر میری جناب کبریا کیواسطے
دے چہڑا اس رنج سے خیر الہی کیواسطے
رکھ حیا میری خدا یا مصطفیٰ کیواسطے

حازم کتر ہے مجرم اور عاصی یا غفور
بخشدے او کو محمدؐ مصطفیٰ کیواسطے

تعلیٰ نعتیہ تصنیف جناب لانا شیخ محمدؐ صاحب خاقان مولود خوان مقیم لوس

آپ کا جسم رنجِ زیا نظر آیا مجھے
شکر حق روئے شہِ بطحا نظر آیا مجھے
نورِ خلاق جہان مولا نظر آیا مجھے
ہوں میں شہد کیا کہوں یہ کیا نظر آیا مجھے

حق تو یہ ہو آپ کے کوچہ میں یا شاہ ہوا
دور دل سے ہو گیا گلزارِ جنت کا خیال
جن و انسان دیر سی اور جو رو غلمان حسین
کیون نہ نظروں کی گردون میں تجھے ایسا آفتاب
ہو گیا دل صاف میرا جب ترے اذکار سے
اسے دل شیدا خیال باغِ جنت دور کر

جنت الفردوس کا نقشہ نظر آیا مجھے
خواب میں جب آپ کا کو چہ نظر آیا مجھے
آپ سا کوئی نہیں شاہِ نظر آیا مجھے
سرور دین کا رخ زیبِ نظر آیا مجھے
یا خدا جلوہ ترا ہر جا نظر آیا مجھے
عالم رویا میں اب طیبہ نظر آیا مجھے

ہو گیا خاقانِ مین حیرانِ مثال آئینہ
جب شہِ لولاک کا جیلوہ نظر آیا مجھے

عزلِ درنعت شریف حضرت نامولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحبِ سلام و تصنیف جناب
شیخ محمد صاحبِ خاقان مولودِ خوان صفا و دیوانِ حنفی مقیم پوسد ضلع ایوت محل

ہے صلّ علی وردا کتر ہمارا
کہیں رنگ لائے مقدر ہمارا
گرا آنکھ سے اشک یادِ نبی مین
پڑھیں شعرا و صاف ابروئے شہین
شناخوان ہین ہم قامتِ شاہِ دین
رخ و چشمِ حضرت کا ہے عشق ہم کو
زبان پر ہے توصیفِ بڑے احمد
تڑپ جائے یادِ رخِ شاہِ مین
لکھا کرتے ہیں ہم سدا وصفِ حضرت
لکھا ہم نے ہے وصفِ کیسوئے احمد
تمنا ہوئی دلی خاقانِ پوری

خدا دل ہے روئے نبی پر ہمارا
ہو گلزارِ طیبہ مین بستر ہمارا
ہے انمول ایدل یہ گوہر ہمارا
چلے دشمنِ دین پہ خنجر ہمارا
دماغ اندون ہے فلک پر ہمارا
ہے جنت ہماری ہے کوثر ہمارا
عجب رکھتا جوہر ہے خنجر ہمارا
ہو رقصان یہ لوٹن کبوتر ہمارا
ہے پُر نعت احمد سے دفتر ہمارا
دماغ اسلئے ہے معطر ہمارا
ہوا ساتھ حضرت کے محشر ہمارا

مقبضہ مولف

اس لئے ہے مجھے ایدو ستو حسرت فوس
دل میں دیدار محمد کی ہے حسرت از حد
جگو بلو الو خدا کے لئے جلدی حضرت
روضہ پاک پہ جلدی سے بلاو مولا
ایک تو بوجہ گناہوں کا ہے سوہ میرے

لطف سے حازم کمتر کو بلاو حضرت
ہجر میں اوسکی بہت غیر ہے حالت فوس

غزل نقیہ از تصنیف جناب مولوی شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان صاحب دیوان مقیم پور

نظر آئی جس دم بہارِ مدینہ
عجب ہے محبوبِ قارِ مدینہ
فلک سے اسے دینا نسبتِ خطا
نہ تاخیر کیجئے بلانے میں جگو
لگائے کوئی مثلِ سرمہ الہی
گلِ باغِ جنت کے بدلے الہی
نہیں طالبِ ولت و زہ ہوئی لب
نکر اسے پری تو تیا کی تمنا
خوشی ہو مجھے عید کی طرح حال
مرے گلشنِ قلب میں یا الہی

ہوا قلب مضطربِ نارِ مدینہ
ہے فردوسِ اعلیٰ بہارِ مدینہ
فلک سے ہے بڑھ کر و قارِ مدینہ
برائے خدا تا جدارِ مدینہ
مری آنکھ میں اب غبارِ مدینہ
چتون اپنے دامن میں خارِ مدینہ
لقب ہو مرا خاکسارِ مدینہ
لگا آنکھ میں تو غبارِ مدینہ
نظر آئیں گے شہسوارِ مدینہ
اتنا ہے پیدا ہوں خارِ مدینہ

ہوئی آرزو میری خاقان پوری
دکھائی خدا نے بہارِ مدینہ

نعل نقیہ از تصنیف جناب شیخ محمد قاسم صاحب صد بدین رسد ہندستانی دگر

سن مراد عابر اے خدا	نذر شاہ و گدا برائے خدا
نزع میں مصطفیٰ برائے خدا	جلد تشریف لا برائے خدا
سید ہارستہ دکھا برائے خدا	خضر کے رہنما برائے خدا
میرا پیغام اے صبا شہ کو	جلد جا کر سنا برائے خدا

نام حسان کر اپنے بر دون میں
اے شہ دوسرا برائے خدا

قصیدہ مولف

جس نے دیکھا شہ کو نین کا روضہ ہوگا	بجدا خلد پہاؤں شخص کا قبضہ ہوگا
وصف جس شعر میں قامت کا ترے ہوگا رقم	ہے یقین شعروہ غیرت طوطی ہوگا
ہجر دندان محمد میں مجبو میرا	اشک آنکھوں سے نپک کر دیکھتا ہوگا
روضہ شاہنشہ لولاک کا میں کیونگا	مری قسمت میں خدا نے جو یہ لکھا ہوگا

ہے یقین باغ جنان او سکو ملیگا حازم
عشق جسکو شہ لولاک لبا کا ہوگا

نعل نقیہ از تصنیف جناب شیخ محمد رضا خاقان مولود خان جتفی سلمہ اللہ العالی القوی مقسم

در گاہ الہی میں دعا میری یہی ہے	دیدار نبی کا ہو تمنائے دلی ہے
اللہ کے محبوب و رسولؐ ہیں حضرت	ہے پیرا عقیدہ ہی ایمان یہی ہے
لون مہربوت کا کہیں آپ کی بوسہ	یا حضرت احمدؐ یہ تمنائے دلی ہے
ہے درد جسے نام مبارک کا تمھارے	بے شک وہ بشر و شہ کو نین دلی ہے
عشاق نبیؐ آئین صفت تھے نبیؐ کی	گھر آج مرے محفل میلاد نبیؐ ہے
تقریف جناب شہ لولاک کی سنکر	ہر سامعین کی روح یہاں جو میری ہے

<p>اے باد صبا اسلئے عین میں بسی ہے دن وعدہ دیدار محمد کا یہی ہے پُر نور جناب شہ انور کی گلی ہے قرآن میں شناجکی خداوند نے کی ہے خدمت مجھے محبوب الہی کی ملی ہے</p>	<p>چھو آئی ہو تو زلف شہ کون و مکان کو کیونکر نہ اوٹھوں قبر سے میں بڑ قیامت آتا ہے نظر نور جد ہر دیکھتا ہوں نہیں صد شکر کہاب میں بھی ثنا خوان ہوں نہیں کس طرح نہ ہونا ر مجھے نجات پر اپنے</p>
<p>ہو جاؤں فنا عشق میں محبوب خدا کے خالق سے دعا ہے خالقان کی یہی ہے</p>	
<p>قصیدہ مؤلف</p>	
<p>بلا لو نبی جی بلا لو نبی جی مجھے اپنے در پر بلا لو نبی جی مرے دل کی حسرت نکالو نبی جی یہ مجھ پر مصیبت ہے بلا لو نبی جی مجھے اپنا خادم بنا لو نبی جی اس آفت سے ہم کو بچا لو نبی جی</p>	<p>مدینہ میں مجھ کو بلا لو نبی جی جدائی کے صدمہ اوٹھاؤں میں کب تک بلا لو مجھے جلد طیبہ میں حضرت ستانی ہے فرقت تمھاری مجھے اب بلا کر مدینہ میں یا سرور دین گناہوں کے دریا میں ہم ڈوبتے ہیں</p>
<p>تمھاری جدائی میں حازم ہے مضطر او سے ہند سے اب بلا لو نبی جی</p>	
<p>قصیدہ مؤلف</p>	
<p>محمد کا دیدار پایا کرین ہم مدینہ کو ہر سال جایا کرین ہم غم و رنج فرقت کا کھایا کرین ہم تو آنکھوں میں اپنی لگایا کرین ہم</p>	<p>محمد کے روضہ پہ جایا کرین ہم دعا تجھے ہے یا الہی سدا یہ خبر لو ہماری شہ دین کب تک اگر ہو میسر ہیں خاک روضہ</p>

کہ خادم تمھارے کما یا کرین ہم	یہ حسرت ہے دلکی ہمارے محمدؐ
	تمنا ہے حازم کہ قبر نبیؐ پر سدا چادر گل چڑھایا کرین ہم
قصیدہ مؤلف	
مدینہ میں بلا لیجئے یہی حسرت ہماری ہو بلا لو ہند سے طیبہ میں یہ حسرت ہماری ہو تمھارے ہجر میں دنرات حضرت بقیارے ہو دکھا دو صورت زیبا تمنا یہ ہماری ہو	تمھارے ہجر میں محکومت اب بقیارے ہو جناب سرور دین رحمۃ للعالمین احمدؐ بلا لیجئے بلا لیجئے مجھے اب اپنے روضہ پر تمھارے طالب دیدار ہم بنیں یا رسول اللہؐ
بلا لو حازم کمر کو اب جلدی مدینہ میں تمھارے ہجر میں اوسکو نہایت بقیارے ہو	
قصیدہ مؤلف	
بادشاہ انسؑ جان ہے سید ابراہم ہے دونوں عالم کا انبیا کو کر دیا سردار ہے کار خانہ کا خدائے پاک کے مختار ہے اوپر خلاق جہان کی لعنت و بھٹکار ہے	شاہ دین نور خدائے ایزد عفار ہے انکی خاطر حق نے ہے کونین کو پیدا کیا مومنو اپنا پیغمبر سرور ہر دو سرا ہیں جو مشرک اور کافر اور کاذب دوستو
بخشد مجھے حازم و خاقان کو بہر نبیؐ عرض او نکلی آپ سے یا ایزد عفار ہے	
قصیدہ مؤلف	
الم ہے رنج ہے غم ہے قلع ہے بقیارے ہو بلا لو روضہ اقدس پر یہ مرضی ہماری ہے دریشہ کے نبین جا روپ کش مرضی ہماری ہے	تمھارے ہجر میں محکومت ہمیشہ آہ وزاری ہے ترطے ہیں ہمیشہ ہم تمھارے ہجر میں حضرت تمنا ہے کہ جا کر ہند سے سوئے عرب جلدی

تر پتا ہوں دیار ہند میں تیری جدائی میں بلائے جلد طیبہ میں کہ از حد یقیناری ہے

رسول اللہ کے روضہ پہ جا کر جلد طیبہ حارم
چڑھائیں چادر گل اب یہی حسرت ہماری ہو

قصیدہ مؤلف

نہیں ہوں میں صورت دکھانے کے قابل
نہیں میں ہوں صورت دکھانے کے قابل
نہیں بار فرقت ادھٹانے کے قابل
نہیں ہوں میں چہرہ دکھانے کے قابل

نہیں ہوں ترے در پہ آنے کے قابل
گنہگار ہوں یا الکی بہت ہی
بلا لہجہ طیبہ میں جلد می کہ میں ہوں
گناہوں نے شرمندہ ایسا بنایا

دکھا شکل حارم کو اے کلی والے
نہیں وہ رہا اب ستانے کے قابل

قصیدہ مؤلف

رخ پاک اپنا دکھاؤ محمد
لگی دل کی میر سے بچھاؤ محمد
خدا کے لئے اب بلاؤ محمد
کہیں جام وصلت بلاؤ محمد
کہیں اپنا روضہ دکھاؤ محمد

مدینہ میں مجھ کو بلاؤ محمد
خدا کے لئے آب دیدار سے اب
ہے حسرت کہ دیکھوں میں روضہ کو جلد
یلا کر مدینہ میں مجھ کو خدارا
نہیں مجھ کو بارغ جنان کی تمنا

یہی ورد حارم کو صبح و مساجم
مجھے اپنا خا دم بناؤ محمد

قصیدہ مؤلف

حضرت کو خبر میری یہ پہونچائے تو اچھا
دم یاد میں حضرت کے نکلیجائے تو اچھا

اب رخ صبا مجھ پہ کہیں کھائے تو اچھا
ہے حق سے دعا میری یہی صبح سے ناشائ

دیدار محمد کا میں مشتاق ہوں یارب	دیدار وہ اپنا مجھے دکھلائے تو اچھا
ان آنکھوں سے محبوب الکی کو میں دیکھوں	یہ دکی تمنا مرے برائے تو اچھا

حازم کی یہ ہے عرض رسول عربی سے

وہ روضہ پہ اپنے مجھے بلوائے تو اچھا

غزل نعتیہ از تصنیف جناب شی مولانا شیخ محمد صاحب تخلص خاقان مصنف و مؤلف مکتبہ
خاقان ولوح سلیمانی حصہ چہارم میتم لوسد ضلع ایوت محل ملک برار

محفل میلادین با شوق جاتا جاؤنگا	ذکر محبوب خدا سنتا سنتا جاؤنگا
تخم نیکی مزہ عقی مین بوؤنگا مدام	یاد حضرت مین سدا آنسو بہاتا جاؤنگا
رہے خدمت مین محمد مصطفیٰ کی ہمدو	جان و دل اپنا نبی پر مین لٹاتا جاؤنگا
مجمع حشر مین سن لوکجا جاتے ہین نبیؐ	فرش آنکھوں کا سر محشر کھچاتا جاؤنگا
عاشق نعت نبی ہوں خلد مین بھی دیکھنا	نعتیہ غزلوں کو جوروں سے گواتا جاؤنگا
کیا خوشی ہوگی مجھے روز جزا ایدو ستو	حشر مین جب عاشق احمد کہاتا جاؤنگا
حشر مین کتا ہے لطف شہ با و از بلند	مین گنہگاروں کو حق سے بخشواتا جاؤنگا
خوبی قسمت سے بلجائے جو نعل مصطفیٰؐ	جو متا جاؤنگا آنکھوں سے لگاتا جاؤنگا

کتا ہے خاقان مین ہوں بندہ رب جہان

رو بروے حق ہمیشہ سر جہکاتا جاؤنگا

قصیدہ مؤلف

صبا جا کر مری فخر سیجا کو خبر کر دے	مریض ہجر کا جلدی علاج پُر اثر کر دے
مجھے چو پناہ دے یترب تک یہی ہے آرزو میری	مرے نخل تمنا کو خدایا بارور کر دے
سڑپتا ہوں مثال مرغ نسل تیری فرقت مین	رسول اللہؐ میرا دور یہ درد جگر کر دے
مین ہو پون جلد طیبہ مین ہی ہمارا زول مین	الہی روضہ احمدیہ تو میرا گزر کر دے

تڑپتا ہے تری فرقت میں حازم رات ن شام
خدا کے واسطے اس پر عنایت کی نظر کر دے

قصیدہ مؤلف

جلد سوئے مدینہ تو جانا ہما	حال میرا بنی کو سنانا ہما
جا کے بوضہ پہ حضرت کے ہی آرزو	چادر گل کہیں اب چڑھانا ہما
میری جانب سے پڑھنا بہت اُن دود	کوئے شہ صہین ہو جب تیرا جانا ہما
ہوں میں عاشق جناب شہ دین کا	مدح حضرت تو مجھ کو سنانا ہما

ہے یہی عرض تجھے میری اب کہیں
شعر حازم بنی کو سنانا ہما

غزل در منقبت حضرت خواجہ خواجگان ولی الہند سیدنا مولانا خواجہ ابن
سجری ہشتی اجیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
از تصنیف محمد الشہین حازم حنفی مؤلف گلدستہ ہذا ساکن کربلا واقعہ دار و صلح ابوت محل

مجھے جلوہ دکھا دینا معین الدین اجیری	کہیں ہوں آپ کا شہرامعین الدین اجیری
ترے الطاف سے مجھ کو ملیگا باغ رضوانی	میں ہوں خادم تری در کامعین الدین اجیری
دیون میں کیا تجھ کو خدائے شاہ ہر سبکا	نہیں کوئی ترے جیسا معین الدین اجیری
میں شیدا ہوں ترا خواجہ ہمارا کر جلد مجھ کو تو	دکھائے اب سُرخ زیبا معین الدین اجیری
نہیں ہے مجھ کو گلزار ہشتی کی ذرا پروا	ہوں خادم ترے در کامعین الدین اجیری
غریبوں اور فقیروں اور یتیموں کے معاون ہوں	مے خواجہ مے مولانا معین الدین اجیری

درد و ملت پہ مجھ حازم کو بلوایے مولا
پریشان حال ہوں خواجہ معین الدین اجیری

قصیدہ مؤلف

شہسویں کی بہن و اللہ یار و چاہ کافی ہے نہیں ہے مال و دولت جاہ و شمت کی ذرا پروا کسے کو الفت غلمان کسی کو الفت حوران کسی کو مال و زر کی ہے کسی کو بادشاہی کی	محمد مصطفیٰ کی اسے محبوب چاہ کافی ہے تمھاری یا رسول اللہ تم کو چاہ کافی ہے مجھے تو سرور دین کی محبوب چاہ کافی ہے مجھے تو فخر عالم کی عزیز و چاہ کافی ہے
--	--

مکانِ خلد میں ہو بچا نے حازم روزِ مختار
تھیں شاہنشہ لو لاک کی تو چاہ کافی ہے

قصیدہ مولف

یار ب مجھے ہے احمد مختار سے غرض حورانِ خلد سے مجھے الفت ذرا نہیں شاہی سے کام ہے نہ کسی بادشاہ سے خواہش نہیں ہے مال کی دولت کی یا خدا	یعنی جناب سید ابراہیم سے غرض دلکو ہے عشق احمد مختار سے غرض مجھ کو فقط ہے خدمت سرکار سے غرض مجھ کو فقط ہے شاہ کے دیدار سے غرض
---	---

حازم نہیں ہے شیفہ حورانِ خلد کا
رکھتا ہے وہ رسول کے دیدار سے غرض

غزلِ اعلیٰ حضرت فیض الہی سلیمان خاتم النبیین سیدنا مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم از تصنیف جناب لوی شیخ محمد رضا خاقان مقیم پوسد

جب شہ دین بُخ پر نور دکھا دیتے ہیں مہرِ خورشید کو حیران بنا دیتے ہیں خوش وہ ہوتا ہے کہ اجاب کفن میں جسکے جب مدینہ کی طرف جانیکو ہوتا ہے رجوع دیکھ کر دے نبی ہوتے ہیں جدمِ بیہوش ضعف سے جب رو طیبہ نہیں ملے ہوتی ہے	ہم مہر کو نظرون سے گرا دیتے ہیں جب نبی بُخ سے نقاب اپنا اٹھاتے ہیں خاک اوس روضہ انور کی لگا دیتے ہیں دل ناشاد کو ہم اپنے دعا دیتے ہیں دوست اپنے ہمین قرآن کی ہوا دیتے ہیں حضرت موسیٰ مجھے اپنا عصا دیتے ہیں
---	--

یا نبیؐ کہتا ہوں جب روضہ شہ پر جا کر	اہمقی کی شہ کوئین صدا دیتے ہیں
بہر شاہنشاہ لولاک میں نالے میرے	ساکن چرخ کے دل یارو ہلا دیتے ہیں

باغِ جنت کا قبلاہ تجھے خاقان اس دم

اس غزل کا صلہ محبوبِ خدا دیتے ہیں

غزل فی الشان جناب فیض آب پیر و سنگیزہ لسا لکین قدوة لعارفین محبوب سبحانی
قطبِ بابی غوثِ احمدی سیدنا مولانا حضرت شیخ محی الدین سید علیہ التقدیر جیلانی البخاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ از تصنیف جناب شیخ محمد رضا خاقان مولود خوان سلمہ اللہ الرحمن
مقیم پو سذلع الیوت محل ملک (برار)

محب خالق اکبر محی الدین جیلانی	عزیز شافع محشر محی الدین جیلانی
مرے حامی مرے یادِ محی الدین جیلانی	مرے رہبر مرے سرور محی الدین جیلانی
گدا ہوں آپ کے در کا نہیں خواہش ہوشیاری کی	محب حضرت دادِ محی الدین جیلانی
تھامے ہجر میں ویران مضطرب ہوں کن میں میں	بلا لیجے مجھے در پر محی الدین جیلانی
پلا کر جامِ عرفان کا بنا دیجے مجھے بخود	نہ کیجے دیر اب دم بھر محی الدین جیلانی
مرا بھی نام کیجے گفش برداروں میں تم اپنے	حبیب خالق اکبر محی الدین جیلانی
بلا لیجے مجھے در پر دکھا دیجے رخِ نور	برائے احمد اطہر محی الدین جیلانی
تمھارا ہوں مرید و خادم و مملوک میں شاہ	مجھے ہے ناز قسمت پر محی الدین جیلانی

مرید و معجِ خوان ہے آپ کا یہ عاجز خاقان

ترحم کیجئے اس پر محی الدین جیلانی

غزل فی الشان حضرت شیخ ابو جحکان سیدنا مولانا خواجہ معین الدین حسن سنجر حشتی
بہشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ از تصنیف جناب شیخ محمد رضا خاقان مولود خوان سلمہ
دکھا دے یا خدا چہرہ معین الدین حشتی کا

کہ ہوں میں والدِ رشید معین الدین حشتی کا

دہن سے نام جب مکلا معین الدین چشتی کا
عطا ہو خالق کو نین مجکو بادۂ عرفان
خداوند جہان مجکو برائے احمد رسل
تمنا کب دل بیتاب کی برائیگی اپنے
سداسرشار ہے وہ بادۂ عرفان سے لے یار و

کہا سب نے مجھے شیدا معین الدین چشتی کا
کہ ہوں میں چاہنے والا معین الدین چشتی کا
دکھائے جلد تر روضہ معین الدین چشتی کا
نظارہ کب ہمیں ہوگا معین الدین چشتی کا
جسے ہے عشق احمد کا معین الدین چشتی کا

تصور ہر گھڑی ہر خطہ ہے خاقان عاجز کو
علاؤ الدین صابر کا معین الدین چشتی کا

غزل جناب شیخ محمد رضا خاقان مولو جو خان مقیم پوسہ در تصنیف حضرت قطب العالم السیّد الشیخ فیض
برکات تہ آسمان طریقت شمس فلک معرفت حقیقت رکن الملک ہمالیہ شریعت حضرت سیدنا مولانا
جامی سید شاہ محمد دیوان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزار شریف روضہ انوار منکرون پر

یا خدا ہر شہنشاہ رسالت مجکو
ہے دعا حق سے کہ تار و قیامت مجکو
دیکھ کر کوچہ دیوان کو یہی مین نے کہا
یاد مین ابر دے خمدار شہ عالم کے
نبواب مین روئے منور نہ تمہارا دیکھا
عشق دیوان کا بیمار ازل سے مین ہوں
حشر مین لفت دیوان کی بدولت ایدل

جلد ہو حضرت دیوان کی زیارت مجکو
عشق دیوان کے مرض سے نہ ہو صحت مجکو
جیتے جی آیا نظر گلشن جنت مجکو
بجزاد و ستو ہے شوق شہادت مجکو
یا شہنشاہ جہان ہے یہی حسرت مجکو
اے مسیحا نہیں درکار ہے صحت مجکو
ہو گیا حق سے عطا گلشن جنت مجکو

عرض ہے آپ سے خاقان کی یہی شام و صبح
اپنی خدمت مین بلا بیچے حضرت مجکو

غزل نعتیہ از تصنیف جناب شمس محمد قاسم صاحبان صدر مدرس مدرسہ
ہندوستانی ڈگریس تعلقہ داروہ ضلع ایوت محل ملک اہل

ہوا اگر سوئے عرب ہند سے جانا میرا گر ہو کوئے شہ عالم میں گزارا میرا یا نبی ہر خدا جلد دکھا دو جلوہ صد مہ بھر رُخ باد شہ عالم سے ہے تمنا یہی اسے خالق عالم میری	فصل حق سے ابھی ارمان ہو پورا میرا جیتے جی گلشنِ جنت پہ ہو قبضہ میرا ہجر میں سخت ہے مضطرب دل شیدا میرا ہو گیا صورت گل چاک کلیجہ میرا ہو لقب و اصف شاہنشہ والا میرا
--	---

مین ہوں مداح نبی اسلئے حسانِ حنین
یول شعر ازبانہ مین ہے بالا میرا

غزل نعتیہ از تصنیف جناب منشی شیخ عبدالرسول صاحب خطیب باہم صاحب
دیوان صدر مدرس مدرسہ ہندوستانی پوسٹلک ایلوٹ محل ملک

رسولِ خالق اکبر کی کچھ مدحت سناتا ہوں گل رخسار احمد کی صفت کچھ بیان سناتا ہوں محمد مصطفیٰ جب ہے مرا آقا مرا حامی جلاسے کس طرح مجھ کو عزیز و آتش و دوزخ گلستانِ سخن سے مین گلِ مدحت کو چن چن کر بریشان ہو گئی ہے ہند سے میری طبیعت اب	ملک جن و بشر کو شیفۃ شہ کا بناتا ہوں گل مضمون رنگین کا مین گلہ ستہ بناتا ہوں عبثت روز قیامت کا مین دلیر غم اٹھاتا ہوں شہ کون و مکان کے عشق مین دکھو جلاتا ہوں مزار سید والا یہ گلہ ستہ چڑھاتا ہوں نہرو کو ہندو مجھ کو مدینہ کو مین جاتا ہوں
---	--

بروز حشر فرخان پر نگاہِ لطف یا حضرت
برہا ہوں یا بھلا ہوں اکیلی اُمت کہا تا ہوں

سلام از تصنیف محمد یسین حازم مؤلف گلہ ستہ ہذا بوقت قیام محفل میلاد
خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

یا حبیبِ خدا السلام علیک سرورِ دوسرا السلام علیک	یا شہِ انبیا السلام علیک ہادی و پیشوا السلام علیک
---	--

یا نبی مصطفیٰ السلام علیک	سرورِ اولیا السلام علیک
شافعِ دوسرا السلام علیک	سرورِ اتقیا السلام علیک
یا رسولِ خدا السلام علیک	تم ہو نورِ خدا السلام علیک
<p>دیکھ جائز کو بھی جواب سلام وہ ہے کہتا سدا السلام علیک</p>	
<p>سلام جناب مولوی شیخ محمد صاحب خاقان مقیم پوسہ بوقت قیام محفل حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام</p>	
السلام اے حضرت احمد بنیؑ	السلام اے نور اللہ القوی
السلام اے حضرت خیر الوریؑ	السلام اے سرورِ ہر دوسرا
السلام اے حضرت شاہِ عربؑ	السلام اے سرورِ والا سب
السلام اے حضرت شاہِ زمانؑ	السلام اے باعثِ ہر دو جہان
السلام اے حضرت شاہِ ہداؑ	السلام اے خاصِ محبوبِ خدا
السلام اے حضرت شاہِ اُممؑ	تم رسول اللہ ہو حق کی قسم
<p>التجا ہے آپ سے خاقان کی اپنی خدمت میں بلا لیا نبیؐ</p>	
<p>مناجات جناب شیخ محمد صاحب خاقان مولودِ خوانِ حنفی مقیم پوسہ بیدار پاک حضرت قاضی الحاجات مجیب اللہ دعوات</p>	
یا خدا ہر احمد اطہر	سرورِ دین محمدؐ اطہر
ہر اصحابِ و اہل بیتؑ نبیؐ	کرد عائن مری قبولِ بھی
ولہد لا شریک ہے تو خدا	نہیں معبود کوئی تیرے سوا
عالم الغیب ہے خدایا تو	ساترا العیب ہے خدایا تو

<p>ہو میسر زیارت احمد لب پہ ہر دم ہو نام احمد کا یا خدا ہے یہی دعا تجھے دل سے ہو دور میرے ہر اک غم یا الہی بے شہ امت نور ایمان کر عطا یا رب اپنے فضل و کرم سے یا اللہ جو پڑھاتے ہیں شاہ کا مولود جائیں جنت میں حاضرین تمام یا خدا بہر احمد اطہر یا خدا بہر مصطفیٰ مجبہر</p>	<p>ہو میسر شفاعت احمد میں کہاؤں غلام احمد کا خدمت مصطفیٰ میں ہو بخا دے دو لونگ میں میں ہوں شرم مرتے ہی کر عطا مجھے جنت اور گنہ بخش دے ہمارے سب بخش دے امت رسول اللہ کر عطا او نکو خداے مہود ے کے محبوب کبریا کا نام بخش کر مجھ کو فضل کر مجھ پر اپنی رحمت مدام نازل کر</p>
---	--

ورد خاقان کا ہو یا اللہ
دمیدم لا اکہ لا اللہ

اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا و
مولانا محمد و باریک وسلم اللھم صل علی سیدنا و مولانا
محمد و آلہ و علی و علیہ وسلم سبحان رب العزّة
عما یصفون و وسلام علی المرسلین و الحمد لله
رب العلمین ۞

قطعات تواریخ طبع گل دستہ حازم فی مدح حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

قطعہ تاریخ از نتایج افکار گوہر بار مداح حضرت سید ابراہیم سیدنا و مولانا
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ الاطہار واصحابہ الانبیاء
وسلم شاعر شیرین زبان جناب مخدومی استاد می مولوی شیخ محمد صاحب
متخلص بہ خاقان مولود خوان صاحب دیوان حنفی سلمہ اللہ الوالی التقوی
تعلقہ پوشد ضلع ایوت محل ملک برادر **محمد ابن** جناب شیخ بڑے صاحب
مرحوم باسموی

حازم نے خوب لکھا یہ نعتیہ رسالہ کیجئے نہ فکر خاقان تاریخ ہے یہ اسکی	تاریخ اسکی محکو لکھنا ہے آج لازم دل نے کہا کہ کمد و بارغ کلام حازم
--	---

ایضاً

اس میں صفت سرور دین صلی علی ہے مقبول خداوند جہان ہے یہ رسالہ	ہر عاشق مدح بنو علی اسپہ فدا ہے وصف شہہ لولاک لما اسمین لکھا ہے
---	--

ہرمت سے غل صلی علی کا ہوا خاقان
جسوقت کہ یہ ذکر شہہ دین چھپا ہے

قطعہ تاریخ از نتایج افکار گوہر بار مداح حضرت سید ابراہیم سیدنا و مولانا
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ الاطہار واصحابہ الانبیاء وسلم شاعر

شیرین زبان جناب مجبی نشی محمد قاسم صاحب متخلص بہ حسان خفی سلمہ اللہ
الولی القوی صدر مدرس مدرسہ ہندوستانی ڈگریس تعلقہ داروہ ضلع

ایوت محل ملک برار

ہو گیا حسان غل صل علی کا ہر طرف	چھپ گئی جیت جت شاہنشہ دین دل پسند
لکھو اس گلدستہ حازم کی تم تاریخ یوں	چھپ گئی اب مدحت شاہنشہ دین دل پسند

قطعہ تاریخ رقمزدہ کلک گوہر سلک مداح حضرت سید ابراہیم سیدنا مولانا
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ الاطہار و اصحابہ الابرار وسلم
شیدائے ذکر خاتم النبیین محمد یسین متخلص بہ حازم خفی مؤلف گلدستہ ہذا
ساکن قصبہ ڈگریس تعلقہ داروہ ضلع ایوت محل ملک برار ابن جناب
شمس الدین صاحب ساکن ڈگریس

نعت رسول پاک خدائے کریمین	فضل خدا سے میرا یہ گلدستہ ہے چھپا
حازم خدا کے فضل سے پوری ہوئی ملا	شکر ضایہ - ذکر شہ دین چھپ گیا

اللہم صل علی سیدنا و مولانا محمد و علی ال سیدنا و مولانا محمد
و بارک و سلم

اعلان - نہایت کفایت کے کتاہین اور عطر و تبا کو خوردنی اشیاء سے منگائیے۔
محمد عبداللہ تاجر کتب لکھنؤ چوک و مالک مطبع مجتبیائی

کہتے ہیں شیخ عبدالرسول خطیب باسم حال صدر مدرس پوسد

نخل امید ہر اکب مرے سرور ہو گا
قد مجبوب کی گر لکھتا رہوں میں تو صیفت
دیکھنا یوں ہی ہے اشک جو فرقت میں روان
قرب ابرو نہیں دہنا لہر سے شاید
سجدہ حق میں اگر سر کو جھکائیں گے ہم
رنگ لایکا غم داغ فراق احمد
لب رنگین کے تصور میں شہ والا کئے
ایسی چکار بھلا بلبیل گلشن کی کہاں
نہ کسی غیر کا میں چاہنے والا بن کر
واصف خال رخ سید والا بن کر
دیکھ لی ہے جو تیری خواب میں پیار صیورت
فرقت شاہ کی گرمی ہے وہ دلیں بہان
ٹٹکی باندھ کے کمنہ دیکھیں گے اہل محشر
طاقت حق نہ ہوئی تجھ سے دلاک لخط
در ندان شہ دین کی صفت لکھتا ہوں
عرض فرحان کی ہے تجھ سے ہی خوشید عز
جو مومن نرم میلاد رسول اللہ میں آتے ہیں
ملک حور و پری فرشتہ اپنی آنکھوں کا بچاتے ہیں
یہ وہ ہے محفل اقدس کہ ذوق و شوق سے اگر
مکان جنت میں پائینگے خدا سے وہ صلہ بشک

سامنے آنکھوں کے کب گنبد اخضر ہو گا
قد مرا غیرت شمشاد و ضویر ہو گا
دیدہ زار مرا چشمہ کو شر ہو گا
رکھا لشکر میں یہ خنجر تیر خنجر ہو گا
دوغ پیشانی کا رشک سے داغ ہو گا
گل یہ گلہ شہ جنت سے بھی بڑھ کر ہو گا
اشک آنکھوں سے مرے سل نیک کر ہو گا
نغمہ خوان بزم میں فرحان سخنور ہو گا
جاؤں گا سونے عرب شاہ کا دالا بنکر
چشم مخلوق میں رہتا ہوں ستارا بنکر
عشق کا تیر لگا دل پہ نشا نا بنکر
خاک کرے ابھی دوزخ کو شرارا بنکر
حشر میں آؤں گاجب آپ کا شید ا بنکر
کھو دیا عمر کو ناحق سگ دنیا بنکر
نقطہ شعر چمکتا ہے ستارا بنکر
تیرے کوچے میں رہوں میں کہیں ذرہ بنکر
مراتب کیسے کیسے حق تعالیٰ سے وہ پاتے ہیں
جہان پر ہم رسول اللہ کا مولد پڑھتے ہیں
پر طاؤس کا جبریل یان پنکھا ہلاتے ہیں
رسول اللہ کا مولود جو گھر میں پڑھتے ہیں

پس مردن نمایان نورادنگی قبر میں ہوگا	جو بزم مصطفیٰ امین شمع کا فوری جلاتے ہیں
امثال گل مینکے جائینگے وہ باغ جنت میں	جو عود اور عودتی محفل ششم میں جلاتے ہیں
پیشینکے جام کو شر حشر میں حضرت کے ہاتھوں	جو بزم مصطفیٰ امین چار اور کافی پلاتے ہیں
جو کرتے مال و زہد میں خرچ میلاد ششم دین میں	مکان خلد برین میں خاص وہ اپنا بناتے ہیں
بلا میں رنج میں غم میں نصیبیت و راحت میں	وسیلہ ہر حکم حضرت کو ہم اپنا بناتے ہیں
ہر اک شادی غمی میں اے عزیز دہل و رستان	جناب سید کو ہمیں کامولہ پڑھاتے ہیں

تو پھر کو کر نہ ہم اسکو پڑھاؤں شوق سحر خان
 کہ جب اہل مدینہ اہل بیت اللہ پڑھاتے ہیں

بڑ ہو تم صدق دل سے مونسو ہر بار بسم اللہ	خدا کا حشر میں دکھلائیگی دیدار بسم اللہ
مجنو شوق سے پڑھتے رہو ہر بار بسم اللہ	بنادیتی ہے یہ آتش کو بھی گلزار بسم اللہ
رکھینگے ورد جو اس کا نور در حشر یہ او نمکو	دلایگی خدا سے خلد کا گلزار بسم اللہ
نصیبیت اور آفت میں جو کوئی اسکو پڑھتا ہے	تو کر دیتی ہے فوراً اسکا بیڑا بسم اللہ
پس مردن جو اسکا داغ الفت نیکے جائیگا	بنادگی لحد کو غیرت گلزار بسم اللہ
نہ چھو بیگی نہ چھو بیگی دم آخر بھی یہ فرخان	کہ اب تو ہو گئی میرے گل کی ہار بسم اللہ

لازم ہے مومنوں کو و طبقہ درود کا	ہوتا ہے قدسیوں میں بھی چرچا درود کا
اے حاضران بزم بڑ ہو شوق سے درود	پیش حضور جائیگا تحفہ درود کا
پڑھنے سے اسکے ہوتا ہے دیدار مصطفیٰ	کیا جانے کوئی دوستو تہ درود کا
خویران خلد جہاتی سے انبی گائینگے	جائیگا جب بہشت میں شہید اورود کا
ظلمت کا خوف کیا ہے تجھے اے درود خان	ہو کا تری کد میں او جالا درود کا

پڑھ پڑھ کے یاد رو سے محمد میں شوق سے
 فرخان میں اب کھلتا ہوں غنچہ درود کا

غزل در توصیف حضرت سیدنا مولانا مرشدنا سید عبدالرزاق صاحب قادی
نقشبندی رفاعی بغدادی مزار شریف دامراؤتی (برار)

مرے آقائے رہبر جناب پیر بغدادی بلکے جام عرفانی محی الدین کے جانی بنائے اپنا دیوانہ بنادے اپنا مستانہ مجھے خدمت میں ہوا لے محی الدین کے پیارے لکھوں کیونکر ثنا تیری زبان قاصر ہے بیان میری سکستہ ہوں تڑپا ہوں تپ نوبت سے چلتا ہوں نہ فرحان سے ہوئی خدمت چیل میں لگی حشر	نقدق جان ہے تم پیر جناب پیر بغدادی دکھائے چہرہ انور جناب پیر بغدادی مرے جانی مرے دلیر جناب پیر بغدادی نہ اب محکو چہرہ در در جناب پیر بغدادی محب خالق اکبر جناب پیر بغدادی پادرو وصل کا سا غر جناب پیر بغدادی مرے آقائے رہبر جناب پیر بغدادی
--	---

خدا را اب کسی صورت معین الدین حمیری کہان ہے مجھ میں یہ طاقت معین الدین حمیری وہ حوران بہشتی کی طرف ہرگز نہ دیکھے گا بلا اجیر بین محکوبت و لذتگ رہتا ہوں تیری رحمت سرائی کی بدولت اندون میری مرے مرشد مرے رہبر مرے آقائے حامی دکھا دو بندہ فرحان کو اپنا روضہ اقدس	دکھانی مجھے صورت معین الدین حمیری لکھوں گر کچھ تری رحمت معین الدین حمیری جیسے ہوگی تری چاہت معین الدین حمیری سنا تی ہے تری فرقت معین الدین حمیری ہوئی عالم میں اب شہرت معین الدین حمیری تری درکار ہے ہمت معین الدین حمیری تمنا ہے یہی حضرت معین الدین حمیری
---	---

کربان سکھی موری جانی میں محبوب جو کہا وسیع سینہ میں جب آوتے ہے اور اپنا روپ کھاوتے وام صل علی واہل علی ہر اک کی زبان پر آتے جب غور سے دیکھا آہر غنیمت میں کل ویران شجر ہر دلی ملتا ہے مجھے اوسوقت مزہ کیا صل علی کیا صل علی	وہ بادۂ عرفان پلاوتے ہر اک کی زبان پر آتے کیا بلوں کی حالت اپنی یہاں بل تریاوتے مضل میں گم فرحان اپنی محبت میں تیراوتے طرحوہ ہوئے طرحوہ تیراوتے تیراوتے جیتا تراب پر ہوئے محبوب لگی تیراوتے
---	---

<p>کیا ابن کردن نور سے مجرمین جان می ہوتی ناجاہت ہو آراستہ کر باغ جنت نور اسیر کو دلبر آدیت ہے جب حیان میں کرتا ہوں ہمد دل بیت کجرات ابندین یہ فرحان حین بن بہت کجرات</p>	<p>اکبار تو پہنے میں ہو چھوڑت دکھا صورتی دکھا میرج کی شبہ حکم ہوا رضوان کو خدا کے اکبر کا کٹی جرم و خطا میں عمر مری نیکی کا کیا ناکام کوئی کوئین کے مالک سرور دین خدمت میں بلا کو کہیں</p>
<p>حضور می میں بلا محکو محی الدین جیلانی مصیبت سے چھڑا محکو محی الدین جیلانی تہ دامن چھپا محکو محی الدین جیلانی فقط روضہ دکھا محکو محی الدین جیلانی برائے مصطفیٰ محکو محی الدین جیلانی نہیں تیرے سوا محکو محی الدین جیلانی عطا محکو عطا محکو محی الدین جیلانی دکھا محکو دکھا محکو محی الدین جیلانی نہ اب در در پھرا محکو محی الدین جیلانی</p>	<p>نہ اب در پھرا محکو محی الدین جیلانی پھنسا کر طائر دل میرا دام زلف میں اپنے پریشان گرمی خورشید سے ہوں جبکہ محشر میں مرے دل میں نہیں فقیر چنان کی آرزو بالکل دکھا ہے شکل نورانی رسول اللہ کے جانی وسیلہ ریح میں غم میں بلایا میں اور آفت میں فقط درکار ہے تیری فقط درکار ہے تیری شریعت کی طریقت کی حقیقت معرفت کی راہ بلایے جلد فرحان کو کہیں بغداد میں شاہا</p>
<p>محب شافع محشر قلندر شاہ منگرولی نگاہ لطف ہو مجھ پر قلندر شاہ منگرولی مرے ہادی مرے بہر قلندر شاہ منگرولی گیا کوئی نہیں بھر کر قلندر شاہ منگرولی مرا اب حال ہے اتر قلندر شاہ منگرولی</p>	<p>عزل و تصنیف حضرت سید حمید عرف حیات قلندر شاہ منگرولی حبیب خانیق اکبر قلندر شاہ منگرولی نہ اب در در پھرا محکو نہ اب وحشی بنا محکو تصدق جان ہے تم پر مرا ایمان ہر دم پر ترمی وہ ذات ہے عالی تری درگاہ سے خالی مری مشکل کو آسان طفیل خانیق یزدان</p>
<p>شاہان آہ کافران ہوشکل کی جلی سان حبیب خانیق اکبر قلندر شاہ منگرولی</p>	<p>بم لکھ</p>